اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۵۹۳

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی ۸/۶

قیمت فی پرچہ ۱/

نمبر ۵۱	مورخہ ۲۴ر دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۲ر رجب سنہ ۱۳۴۸ھ	جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ ۲۰ر دسمبر خطبہ جمعہ حضورؑ نے خود پڑھا۔

کئی دن کی بارش کے بعد آج ۲۱ر دسمبر مطلع صاف ہوگیا بہت سے مہمان جلسہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے آنے شروع ہو گئے ہیں:۔

جلسہ گاہ کی تعمیر سابقہ مقام پر نہایت سرعت سے ہو رہی ہے:۔

مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب ان کی طبیعت زیادہ علیل ہے۔ احباب خاص طور پر صحت کی دعا فرمائیں:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری اعلان متعلق جلسہ

جس خلوص سے جماعت کی اکثر جماعتوں نے جلسہ سالانہ کے چندہ کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں اس کا شکریہ کر چکا ہوں۔ اور ان احباب اور جماعتوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ انہیں بڑھ بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بقیہ جماعتوں اور افراد کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے اس طرف توجہ کریں۔ اس وقت تک چودہ ہزار روپیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وصول ہو چکا ہے۔ اور وعدوں کو ملا کر پندرہ ہزار سے زائد کا انتظام ہو چکا ہے۔ ایک چوتھائی کی ابھی ضرورت ہے۔ اور اسے جلد پورا ہو جانا چاہیئے۔ اسی طرح مجھے امید ہے۔ کہ احباب چندہ عام و خاص کے بقائے بھی بہت جلد ادا کر دیں گے:۔

اس کے بعد میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس سال بعض سرکاری ضرورتوں کی وجہ سے بہت سے ملازم احباب کو رخصت ملنے میں مشکل ہو رہی ہے۔ اور اس وجہ سے خطرہ ہے۔ کہ جلسہ پر آنے والوں کی تعداد میں کمی واقع نہ ہو۔ گو اس قسم کی دقتیں روکیں جیند ال التفات کے

قابل نہیں ہوتیں۔ لیکن پھر بھی ایک ترقی کرنے والی جماعت کو پورا زور لگانا چاہیئے۔ کہ ہر سال اس کا قدم ترقی کی طرف بڑھے۔ پس میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس سال پہلے سے زیادہ تشریف لائیں گے اور پہلے سے زیادہ دُوسرے مسلمانوں کو ہمراہ لانے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ کمی کی بجائے اس سال آنے والوں کی تعداد میں زیادتی ہی ہو ۔

احباب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس دفعہ بارش کے قُرب کی وجہ سے سردی کی شدت ہے۔ پس مومن کی جان کو قیمتی سمجھتے ہوئے کافی انتظام بستر کا ہونا چاہیئے۔ اور اب تو ریل جاری ہو چکی ہے۔ بستر کا اٹھانا اس قدر تکلیف دہ نہیں رہا۔ جلسہ کی برکات کو تشویش سے محفوظ رکھنے کے لئے اس امر کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

۲۰ر دسمبر ۱۹۲۹ء

جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کیلئے گاڑیوں کے اوقات

معمولی تین گاڑیوں کے علاوہ جن کا ٹائم ٹیبل یہ ہے :-

نام سٹیشن	نمبر ۱	نمبر ۲	نمبر ۳
امرت سر بٹالہ سے روانگی	۵ — ۵ ۲۴ — ۶	۴۰ — ۱۱	۲۵ — ۱۸
قادیان آمد	۰ — ۷	۲۰ — ۱۲	۵ — ۱۹
قادیان سے روانگی	۲۰ — ۷	۵۵ — ۱۵	۴۰ — ۱۹
بٹالہ	۹ — ۸	۳۱ — ۱۶ آگے	۱۶ — ۲۰ آگے
امرت سر	۳۰ — ۹	۵۲ — ۱۶ پہ بٹالہ سے گاڑی ملے گی	۳۹ — ۲۰ پر گاڑی بٹالہ سے ملے گی

۲۵ تا ۳۱ دسمبر مندرجہ ذیل تین زائد گاڑیاں بھی بشرطیکہ کافی مسافر ہوں۔ چلیں گی ۔

نام سٹیشن	نمبر ۱	نمبر ۲	نمبر ۳
امرت سر روانگی	۴۳ — ۸	۲۵ — ۱۸	×
ویرکا	۱۶ — ۹	۵۱ — ۱۸	×
بٹالہ آمد	۱۰ — ۱۰	۱۲ — ۲۰	۵۰ — ۸
بٹالہ رفت	۱۶ — ۱۰	۲۱ — ۲۰	
قادیان	۵۰ — ۱۰	۴۴ — ۲۱	۲۵ — ۹
قادیان روانگی	۰ — ۱۱	۰ — ۲۲	۳۵ — ۹
بٹالہ آمد	۵۲ — ۱۱	۳۵ — ۲۲	
بٹالہ رفت	۰ — ۱۲	۴۵ — ۲۲	۱۰ — ۱۰ آگے
ویرکا	۲۴ — ۱۳	۲۹ — ۲۳	۳۸-۱۰ پر امرت سر جانیوالی
امرت سر	۴۴ — ۱۳	۴۵ — ۲۳	گاڑی ملے گی ۔

علاوہ ازیں ۲۵ر دسمبر لغایت ۱/۲ ا دو ڈبے انٹر۔ تھرڈ کلاس لاہور اور قادیان کے درمیان بٹالہ سے شنٹ ہوکر چلیں گے۔ لاہور سے ۹ بجے چلنے والی گاڑی کے ساتھ لگ کر براہ راست قادیان ۲۰ منٹ ۱۲ بجکر پہونچیں گے۔ اور قادیان سے ۴۰ - ۱۹ شام کی گاڑی کے ساتھ لگ کر بٹالہ سے سیدھے لاہور ۰ منٹ ۲۴ بجکر جائیں گے ۔

جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے مُلاقات

اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت جلسہ سالانہ کے دن بہت قریب آگئے ہیں۔ احباب تیاری سفر میں اس وقت مصروف ہونگے۔ جن پاکیزہ اغراض کو لے کر دوست اس مقدس مقام کے اس اجتماع میں شریک ہونے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اُن میں سے ایک غرض اپنے پیارے امام اور مقدس آقا سے ملاقات ہوتی ہے۔ ہر آنے والے کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اُسے جلد سے جلد حضور کی ملاقات کا شرف حاصل ہو۔ قلتِ وقت۔ کثرتِ ہجوم اور حضرت اقدس کی مشغولیت کی وجہ سے قدرتاً بعض دقتیں پیش آتی ہیں۔ احباب ملاقات کے لئے جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ وقت چاہتے ہیں۔ لیکن وقت اُن کی خواہش کے مطابق مساعدت نہیں کرتا۔ حسنِ انتظام کی خاطر میں احباب کی خدمت میں مندرجہ ذیل امور پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اُمید ہے۔ احباب کارکنانِ کی دقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس انتظام میں پورے طور پر اُن کے ساتھ تعاون کریں گے ۔

۱۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر اپنے کمروں کے منتظمین سے فارم ملاقات حاصل کر کے (اپنی تمام جماعت کے قادیان پہونچ جانے پر) جلد سے جلد خانہ پُری فرما کر دفتر پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں بھجوا دیں۔ فارم پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا ملاقات کے اوقات کی تقسیم بآسانی ہو سکے ۔

۲۔ فارم ملاقات صرف جماعت کے امیر یا سکرٹری صاحبان ہی پُر فرمائیں۔ کیونکہ دُوسرے صاحبان کے پُر کرنے سے بعض دفعہ تعداد افراد کی کمی بیشی کی وجہ سے دقت کا سامنا ہوتا ہے ۔

۳۔ جو احباب زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی تمام جماعت سمیت ۲۶ر دسمبر کی شام کو دارالامان پہنچ جائیں۔ تا ۲۷۔ دسمبر کی صبح کو ان کے لئے وقت مقرر کرنے کا انتظام کیا جا سکے ۔

خاکسار۔ پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔

ویک اینڈ و اپسی ٹکٹس کے متعلق ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی چٹھی

ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے نے بذریعہ اپنی چٹھی نمبر ۳۲۵۱۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب افسر اعلےٰ سالانہ جلسہ کو اطلاع دی ہے۔ کہ

"چونکہ ۲۷۔ اور ۳۱ر دسمبر عام تعطیلات کے دن ہیں۔ اس لئے ویک اینڈ واپسی ٹکٹس ۲۶ر دسمبر تا ۲۸ر دسمبر جاری ہونگے۔ اور واپسی سفر کے لئے یکم جنوری ۱۹۳۰ء کی آدھی رات تک کار آمد ہونگے"

گویا یکم جنوری کی رات کے ۱۲۔ بجے تک اس مقام پر واپس پہونچ جانا چاہیئے۔ جہاں سے ٹکٹ خرید ا گیا ہو۔ آنے یا جانے کے وقت درمیان میں کسی جگہ سفر منقطع نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ ٹکٹ بیکار ہو جائے گا۔ اگر کسی جگہ ۲۶ر دسمبر سے ٹکٹ ملنے میں مشکل پیش آئے۔ تو ایجنٹ صاحب کی مذکورہ بالا چٹھی کا حوالہ دے کر مطالبہ کیا جائے ۔

ایک مُلازم کی ضرورت

اخبار کے متعلق اطلاع :- بوجہ جلسہ سالانہ کی مصروفیت کے ۲۷ و اور ۳۱ر دسمبر کے پرچے شائع نہیں ہونگے۔ جلسہ کے بعد پہلا پرچہ ۳ر جنوری ۱۹۳۰ء کا ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

جلسہ سالانہ کے متعلق آخری دعوت

یہ آخری آواز ہے۔ جو جلسہ سالانہ سے قبل جلسہ کے متعلق احباب کے گوش گذار کی جاسکتی ہے۔ اس لئے گذارش ہے۔ کہ احباب اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور اسے قبول کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش اور سعی عمل میں لائیں ؛

سب احباب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ہمارا سالانہ اجتماع دوسرے دُنیوی اجتماعوں کا رنگ نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کا مقصد وحید اللہ تعالےٰ کی رضاء اور خوشنودی کا حصُول ہے۔ اور اس کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنے کا ایک ذریعہ۔ دُنیا کے دوسرے اجتماع جہاں مادی اور سفلی اغراض کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ وہاں اس سالانہ اجتماع کی غرض خالصتًا روحانیت میں ارتقاء اور معرفت الٰہی کا حصُول ہے ؛

یہ جلسہ اپنی ذات میں اللہ تعالےٰ کی ہستی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صادق و من جانب اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ آج سے تقریبًا ۴۰-۵۰ سال پیشتر اس ویران اور دُور افتادہ بستی میں پیدا ہونے والے ایک گمنام انسان نے دعوےٰ کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بتایا ہے۔ یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق۔ کہ لوگ تیرے پاس دُور دراز مقامات سے آئیں گے۔ اب ہر سال ہزاروں کی تعداد میں پروانہ وار لوگوں کا اسکے قائم کردہ مرکز میں جمع ہونا جہاں اس کے صادق اور راستباز ہونے کا کھُلا کھُلا ثبوت ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ بے شک ایک عالم الغیب اور قادر و توانا ہستی ہے۔ جو اپنے بندوں کی راہنمائی اور اصلاح کے لئے سامان مہیا کرتی ہے

پس یہ جلسہ ایک آیۃ اللہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اُس وقت جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی نہ جانتا تھا۔ جو کچھ فرمایا۔ وُہ حرف بحرف پورا ہونا مخالف سے مخالف کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ یُوں تو سال کے بارہ مہینے ہی یاتون من کل فج عمیق کا نظارہ نظر آتا رہتا ہے۔ لیکن سالانہ اجتماع پر اس الہام اور پیشگوئی کا پُوری قوت و شوکت کے ساتھ ظہُور ہوتا ہے۔ جبکہ ملک کے اطراف واکناف سے ہر قوم اور ہر طبقہ کے ہزارہا لوگ اس دور افتادہ بستی میں جمع ہوتے ہیں جسمیں دنیاوی طور پر دلبستگی کا کوئی سامان نہیں۔ اور پھر اللہ تعالےٰ ہی محض اپنے فضل سے ان سب کے لئے قیام و طعام کے تمام ضروری سامان مہیا فرما دیتا ہے۔ کیا یہ بات ایمان و معرفت کے بڑھانے کا مُوجب نہیں؟

یہ ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے بہُت سے انعامات و برکات ایسے ہوتے ہیں۔ جو صرف اجتماع سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وُہ جماعت پر نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ سرور کائنات علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ید اللّٰہ علے الجماعۃ۔ کہ اللہ تعالےٰ کی تائید و حمایت جماعت اور اجتماع سے والبستہ ہے۔ اور ہمارا یہ سالانہ اجتماع ایک بہترین اجتماع اور جماعت کی مجموعی قوت کا ایک بے نظیر منظر ہوتا ہے۔ اس لئے اس موقعہ کے مخصوص برکات سے متمتع ہونے کے لئے اس میں شامل ہونا ازبس ضروری ہے۔ اور اس مقدس اجتماع سے محرُوم رہنا بہت بڑی بدقسمتی اور حرماں نصیبی ہے ؛

ہمیں یقین ہے۔ کہ ہر احمدی اس موقعہ پر آنے کی ہر ممکن کوشش سے کام لے گا۔ لیکن یاد رہے۔ مومن کا صرف یہی کام نہیں۔ کہ اس کے اپنے رستہ میں جو روک ہو۔ اُسے دُور کرے۔ بلکہ یہ بھی اس کا فرض ہے۔ کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وُہی اپنے دوسرے بھائی کے لئے پسند کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لایؤمن احدکم حتیٰ یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وُہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وُہی اپنے بھائی کے لئے پسند نہ کرے ؛

پس ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ جہاں اپنے اہل و عیال اور دوسرے رشتہ داروں کو جلسہ پر لانے کی کوشش کرے۔ وہاں اپنے اُن دوستوں کو بھی ہمراہ لائے۔ جو کسی وجہ سے ابھی تک اس روحانی مائدہ سے محرُوم ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے نازل کیا۔ کیونکہ ایسے لوگ جب قادیان پہونچکر خود حالات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ان کے بہُت سے اعتراضات خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے حق کھُل جاتا ہے ؛

پس ہر احمدی کے لئے تبلیغ کا یہ ایک زرین موقعہ ہے۔ کہ اپنے کسی نہ کسی غیر احمدی یا غیر مسلم دوست کو ضرور ساتھ لائے۔ تاکہ وُہ یہاں آ کر براہ راست سلسلہ کے مقدس امام اور اولوالعزم خلیفہ کی زبان فیض ترجمان سے سلسلہ کی تعلیم اور اس کی صداقت کے دلائل سن سکے۔ اور روحانیت سے بہرُور ہوکر ان برکات سے متمتع ہو۔ جن کا سالانہ اجتماع پر آسمان سے نزول ہوتا ہے ؛

پس اے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت تجھے مبارک ہو۔ کہ سالانہ جلسہ کے مبارک ایام آگئے۔ تم خدا کے رسول کے تخت گاہ کی زیارت کے لئے اور ان فیوض سے فیضیاب ہونے کے لئے جو اس مبارک مقام اور جلسہ کے ساتھ والبستہ ہیں۔ اپنی کمریں کس لو اور مقررہ ایام میں اپنے مرکز میں پہونچ جاؤ۔ یہ آخری دعوت ہے۔ جو اس سال کے جلسہ کے متعلق دی جا رہی ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھاؤ کہ ایسی گھڑیاں اور ایسے موقعے قسمت سے ہی میسر آیا کرتے ہیں ؛

مذبح کے متعلق آریوں کی شورید گی

ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور کے مذبح کے مقام کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لانے کی خبر سن کر آریہ اخباروں کی باسی کڑھی میں پھر ایک بار اُبال آیا۔ اور انہوں نے جہاں ضلع کے ذمہ وار حاکم کے خلاف بے ہودہ سرائی سے دریغ نہیں کیا۔ وہاں فساد کی دھمکی دینے سے بھی باز نہیں رہے۔ چنانچہ "ملاپ" ۱۱۔ دسمبر میں ایک مضمون شائع ہُوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"یہاں بوچڑ خانہ نہ کھولو۔ امن وامان کے پرخچے اڑ جائیں گے۔"

"قادیان کا امن ہمیشہ کے لئے خطرہ میں پڑ جائے گا"

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ پہلی شورید ہ سری کی کوئی سزا نہ ملنے کی وجہ سے آریوں کے حوصلے بہُت بڑھ گئے ہیں۔ وُہ نہ صرف حکام اور قیام امن کے ذمہ وار افسروں کی کوئی وقعت نہیں سمجھتے۔ بلکہ مسلمانوں کو بھی ان کے جائز حق سے بجبر اور فتنہ و فساد کے ذریعہ روکنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ ان کی یہ سینہ زوری اور فتنہ انگیزی قطعًا برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اور ہم اپنا حق حاصل کئے بغیر ہرگز دم نہ لیں گے ؛

ڈپٹی کمشنر صاحب کا مذبح کے سلسلہ میں قادیان آنا اپنے طور پر تھا۔ انہوں نے اس کے متعلق نہ مسلمانوں کو کوئی اطلاع دی اور نہ ہندوؤں کو۔ پس اس بناء پر ان کے خلاف تلخ و ترش الفاظ استعمال کرنا کہ انہوں نے ہندوؤں کو اپنی آمد سے کیوں مطلع نہ کیا۔ بے ہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر انہیں فساد کی دھمکیاں دینا اپنی شوریدہ سری اور فتنہ خیزی کا مزید ثبوت پیش کرنا ہے ؛

ہم سمجھتے ہیں۔ ذمہ وار حکام اس قسم کی دھمکیوں کا کوئی اثر قبول نہیں کرینگے۔ بلکہ انہیں اپنی انتظامی قوت کے خلاف چیلنج سمجھیں گے اور مسلمانوں کے مطالبہ کو جلد سے جلد منظور کریں گے۔ اگر پولیس پہلی دفعہ اس بارے میں اپنا فرض ادا کرتی۔ اور اپنی ناقابلیت اور نااہلیت کی وجہ سے قانون شکنی کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچا دینے سے باز نہ رہتی تو آج کسی کی مجال نہ تھی کہ اس طرح فساد کی دھمکی دے سکتا۔ اب بھی حکام کو کوئی ایسا رویہ ہرگز اختیار نہیں کرنا چاہیئے جو فتنہ انگیزوں کی حوصلہ افزائی کا موجب ہو۔ اور انہیں شرارت پھیلانے کی جرات کرنے کا موقعہ بہم پہنچے۔

پنجاب کے مریض

امرت سر میڈیکل سکول کی جدید عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے سر جافری ڈی مونٹ مارنسی گورنر پنجاب نے کہا۔

"۱۹۲۸ء کے آخر میں میڈیکل انسٹی ٹیوشنوں کی تعداد ۹۶۴ تھی۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ تین سال کے اندر ۲۸۲ کا اضافہ ہوا۔ ۱۹۲۸ء میں ۸۰ ہزار مریضوں نے داخل ہو کر اور ۷ لاکھ نے باہر رہ کر علاج کرایا۔ اور نو لاکھ ۳۳ ہزار تین سو عمل جراحی ہوئے۔" پنجاب کی کل آبادی قریباً ۲ ½ کروڑ ہے۔ اس حساب سے گویا آبادی کا ¼ حصہ مریض ہے۔ پھر اسکے علاوہ دیہات و شہر و قصبات میں ایک معتد بہ حصہ ایسے لوگوں کا ہے۔ جو سرکاری ہسپتالوں کی بجائے پرائیویٹ پریکٹیشنروں اور حکیموں سے علاج کراتے ہیں۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ پنجاب کی کل آبادی کا ½ حصہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مختلف امراض میں مبتلا ہے۔ اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے حکومت کی طرف سے طبی امداد میں ابھی بہت کچھ اضافہ کی ضرورت ہے

ہندوؤں کی زرپرستی

کواپریٹو اور زمیندارہ بنکوں کی تحریک محض اسلئے جاری کی گئی۔ کہ غریب اور جاہل زمیندار ساہوکاروں کے پُرپیچ ہتھکنڈوں اور گراں شرح سود سے محفوظ رہ سکیں۔ اسی طرح قانون انضباط حسابات بھی صرف اس لئے وضع کیا جا رہا ہے۔ کہ تا ان لوگوں کو جو قرضداروں کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر حسابات کو جس طرح چاہیں توڑ مروڑ لیتے ہیں۔ اس بے ایمانی سے باز رکھا جا سکے پھر اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں اشیاء خوردنی میں ملاوٹ کا کام اس قدر ترقی کر گیا ہے۔ کہ دیہات میں بھی خالص گھی اور دودھ کا دستیاب ہونا قریباً ناممکن ہو رہا ہے۔ اور شہروں میں تو بعض اوقات اس قدر ترقی کر گئی ہے۔ کہ بعض خالص اشیاء خوردنی عنقا ہو گئی ہیں۔ اس کا جو اثر ہندوستانیوں کی صحت جسمانی۔ دماغی نشوونما اور ذہنی ارتقاء پر ہو سکتا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور یہ ایک ایسی عام فہم بات ہے۔ کہ اسکے نقصانات کی تشریح کے لئے تفصیل کی ضرورت نہیں۔ ملک کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے پنجاب کونسل میں ایک "قانون آمیزش" زیر غور ہے۔ لیکن افسوس کہ ہندوؤں کی طرف سے ایسے مفید قانون کی بھی مخالفت کی جا رہی ہے۔ ملاپ ۱۰ دسمبر "او غریب پنجابی ہندو" کے بیکسانہ عنوان سے لکھتا ہے:۔

"ساہوکاروں کے مقابلہ میں کواپریٹو اور زمیندارہ بنک کھول کر تیری معاش کا یہ راستہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ دوکانداری کو تباہ کرنے کے لئے کواپریٹو سٹور سسٹم جاری کر دیا گیا ہے تھوڑی بہت دوکانداری جو رہ گئی ہے۔ وہ "پیور فوڈ بل" کے نہایت سہری نام کی آڑ میں شادی بچائیگی۔ اور اگر ان حربوں کے باوجود او سخت جان پنجابی ہندو تو اگر زندہ رہ جائیگا۔ تو پھر اسکے لئے نیا ساہوکارہ بل تیار ہو چکا ہے۔ وہ رہی سہی کسر نکال دیگا۔ غرضیکہ روپیہ کمانے کے تمام آزادانہ راستوں کو بند کر دیا گیا ہے"

بتائیے۔ اگر ہندوؤں کی زندگی کی بنیاد ہی دھوکہ دہی پر قائم ہے۔ اور ان کے لئے "روپیہ کمانے کے آزادانہ رستے" اسی صورت میں کھلے رہ سکتے ہیں۔ کہ ہر قسم کی دھوکہ بازی اور فریب دہی کی عام اجازت ہو۔ اور اس پر کوئی گرفت نہ کر سکے۔ تو کوئی کیا کرے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ہندوؤں کے "روپیہ کمانے کے آزادانہ رستے" کھلے رکھنے کے لئے لوگوں کی جسمانی صحت۔ دماغی ارتقاء۔ اقتصادی حالت اور کاشتکاری کو تباہ ہونے دیا جائے۔ ہندوؤں کے نزدیک بے شک روپیہ ہی سب کچھ ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں وہ کسی چیز حتےٰ کہ اپنی صحت کی بھی پروا نہیں کرتے۔ لیکن تمام دنیا ایسی احمق کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہ ہندوؤں کی حرص زر کو پورا کرنے کے لئے اپنے آپکو بے دھڑک تباہ ہونے دے

ویدک دھرم کا اصلی سروپ سوکھ رہا ہے

آج سے بہت تھوڑا عرصہ قبل ایک شخص نے آریہ سماج کے نام سے ایک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ جسے بہت کچھ رسوخ اور اثر حاصل ہو گیا۔ مگر مرسل ربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ چونکہ خدا تعالےٰ کے ہاں سوائے اسلام کے کوئی اور مذہب قابل قبول نہیں۔ اسلئے سوامی دیانند کا لگایا ہوا پودا کبھی پروان نہیں چڑھ سکے گا۔ آریہ سماج میں دولت و مال کی کمی نہ تھی۔ ان کے اندر جوش تھا۔ ایثار اور قربانی کا مادہ بھی تھا لیکن چونکہ بنیاد روحانیت پر نہ تھی۔ اس لئے سخت جدوجہد اور پوری پوری کوشش کے باوجود بھی آج ہم آریوں کے ہی منہ سے سن رہے ہیں:۔

"آریہ سماج ابھی تک زبانی جمع خرچ تک اکتفا کر کے ہی مطمئن ہے۔ ویدک دھرم آریوں کا پریوارک دھرم نہیں بنا۔ اگر کوئی پوچھے۔ کہ تمہارے دھرم کا اصلی اور عملی سروپ کہاں ہے۔ تو آپ دنیا میں کوئی سالم گلی یا محلہ بھی نہیں بتا سکتے جہاں آریوں کا مکمل جیون موجود ہو۔ ہمارے کئی لیڈر ذات پات کے بھوت سے عام طور پر ویسے ہی گھبراتے ہیں۔ جیسا بچے ہوتے آریوں کی شادیاں غیر آریوں میں ہوتی ہیں۔ اس لئے ویدک دھرم کا سروپ سوکھ رہا ہے۔ بڑے بڑے آریہ سماجیوں کی اولاد آریہ سماج سے کوسوں دور ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے مبلغ دوسروں کو پرچار کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ مگر ہمیں آریوں کو آریہ بنائے رکھنے کے لئے بھی اپدیشکوں کی ضرورت ہے۔"

(آریہ گزٹ ۲۳ نومبر)

آریہ سماج کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ زمانہ میں آریہ سماج کی کیا حالت ہوگی؟

تحفظ مواشی کے متعلق بل

برادران ہنود کی ذہنیت روز بروز خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ وہ انصاف پسندی و معقولیت کو آہستہ آہستہ اپنے سے جدا کرتے جا رہے ہیں۔ ایک طرف تو وہ کواپریٹو سوسائٹیز۔ قانون انضباط حسابات حتیٰ کہ پیور فوڈ بل جیسے مفید ملک اور ہر اعتبار سے ترقی وطن کے لئے سراسر ضروری قوانین کی مخالفت میں آسمان سر پر اٹھا رہے ہیں۔ حالانکہ ان قوانین سے جہاں ملک کے پسماندہ طبقہ کو اپنے ترفع میں بہت امداد مل سکتی ہے۔ وہاں انہیں قطعاً کسی قسم کے نقصان کا احتمال نہیں۔ دوسری طرف ایسے ایسے قوانین پاس کرانے کی کوشش میں ہیں۔ جو سراسر فرقہ پرستی اور مسلم آزاری کے اصول پر مبنی ہیں۔ چنانچہ صوبہ بہار کی کونسل کے ایک نامزد شدہ ہندو رکن کیطرف سے تحفظ مواشی کے نام سے ایک مسودہ قانون پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کا حقیقی مقصد یہ ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح گائے بیل کے ذبح اور قربانی پر قانونی پابندیاں عائد کرائی جائیں۔ اور اس رستے میں مشکلات پیدا کی جائیں۔ ہندوؤں کی طرف سے اصلاحی قوانین کی مخالفت اور مسلم آزار قوانین کے نفاذ کی کوشش کی موجودگی میں کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کے ساتھ کسی وقت منصفانہ سلوک کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

انضباط حسابات کا بل اور ہندو

ہندو انضباط حساب کے بل کی نہایت شد و مد سے مخالفت کرنے کے ساتھ یہ بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ اس قانون کے نافذ ہونے سے مقروضوں کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچیگا۔ ان کی حالت بدستور سابق ہی رہیگی۔ اگر یہی بات ہے۔ تو پھر اس بل کی اسقدر مخالفت اور اسکے خلاف اتنا شور و شر برپا کرنیکی کیا ضرورت ہے۔ اگر ہندو اس خیال سے کہ سرمایہ دار خواہ وہ کسی قوم کے ہوں۔ غرباء کے لئے جونک بن کر ان کا خون نہ چوس سکیں۔ اس بل کی حمایت نہ کر سکتے تھے تو اسی خیال سے خوش رہتے۔ کہ اس کا قانون بننا ساہوکاروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیگا۔ مگر وہ ہندو ہی کیا۔ جو ہر اس بات کی مخالفت نہ کرے۔ جس میں انسانی ہمدردی کا کوئی شائبہ پایا جائے۔

اب یہ بل بہت بڑی کثرت رائے سے کونسل میں پاس ہو چکا ہے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ دوسرے مراحل سے بھی گذار کر جلد سے جلد اس کا نفاذ کر دے۔ ورنہ اس میں جس قدر التواء ہوگا۔ ساہوکار اسی قدر زیادہ بیچارے غرباء کی کھال اتارنے کی کوشش کریں گے۔ جیسا کہ شاردا ایکٹ کے پاس ہو جانیکی وجہ سے ہزاروں لڑکے لڑکیوں کی شادیاں ہر جگہ کیجا رہی ہے۔

مولوی ثناءاللہ صاحب کی "قسم"

۱۳ ستمبر کے "الفضل" میں مولوی ثناء اللہ کو ایک چیلنج انعامی ایک سو روپیہ دیا گیا تھا جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ

"اگر آپ حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ اپنے اخبار اہلحدیث میں یہ شائع کر دیں۔ کہ میرے ساتھ مرزا صاحب نے یہ مباہلہ کیا تھا۔ کہ صادق کی زندگی میں کاذب ہلاک ہو۔ اور یہ کہ لدھیانہ والا مباحثہ جس کی علت غائی یہی مباہلہ تھا۔ اس کا فیصلہ جو غیر مسلم ثالث نے کیا تھا۔ وہ ہر طرح غلطی سے مبرا تھا۔ اگر میں اپنے اس بیان میں کاذب ہوں۔ تو وہ علام الغیوب خدا جس کی شان یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور ہے اپنی صفت قہاری کے ماتحت مجھکو اور میرے اہل و عیال کو ایک سال کے اندر ایسے عذاب الیم میں گرفتار کرے۔ جس سے کہ میں خود اور میرے اہل و عیال بلکہ ساری دنیا یہ سمجھ لے۔ کہ بے شک یہ اسی جھوٹے حلف کا بدانجام ہے۔ جو ایک صادق اور راستباز انسان کو کاذب بنانے کے لئے شائع کیا تھا۔ اگر آپ نے میرا پیش کردہ مضمون لفظ بلفظ اپنے اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیا۔ اور ساتھ ہی اس مضمون کی نقل جو حروف بحروف آپ کے قلم یعنی ہاتھ سے لکھی ہوگی ہو۔ معہ اس پرچہ اہلحدیث کے جس میں یہ مضمون شائع ہوا ہو۔ میرے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجدیا۔ تو میں خدائے واحد لاشریک کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں۔ کہ بغیر اس بات کے انتظار کے۔ کہ آپ اور آپ کے اہل و عیال پر ایک سال کے اندر عذاب آتا ہے۔ کہ نہیں۔ وہی رقم جو میں نے پہلے لدھیانہ میں دی تھی۔ یعنی ایک سو ایک روپیہ دوبارہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ پے ایبل امپیریل بنک آف انڈیا امرتسر آپ کے نام بھیجدونگا۔ انشاء اللہ"

(خاکسار سید عبد المجید احمدی کمرشل ہاوس کوہ منصوری)

اس کا جواب مولوی صاحب نے ۲۰ دسمبر کے اہلحدیث میں پورے ڈھائی مہینے کے بعد یہ دیا ہے۔

"خدا کی قسم۔ میں مرزا صاحب قادیانی کو الہامی دعوے میں سچا نہیں جانتا"

مولوی صاحب کی چالاکی ملاحظہ ہو۔ مطالبہ تو یہ کیا تھا۔ کہ سائل کے پیش کردہ الفاظ میں مؤکد بعذاب حلف اٹھاؤ۔ مگر آپ اس سے قطعاً پہلو تہی کرتے ہوئے چند الفاظ پیش کر کے گلو خلاصی کرانا چاہتے ہیں۔ کیا اس سے خلاف ظاہر نہیں۔ کہ جن الفاظ میں مولوی صاحب سے حلف کا مطالبہ ایک بار نہیں۔ متعدد بار کیا جا چکا ہے۔ اور ان کی زر پرستی کا لحاظ رکھتے ہوئے انعام بھی مقرر کیا گیا ہے۔ ان میں حلف اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔

مولوی صاحب اس طرح لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ کہ میں نے احمدیوں کا مطالبہ قسم پورا کر دیا۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان سے پہلے بھی ایک گروہ ایسا گذرا ہے جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بالفاظ ذیل کیا ہے۔ یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون ○

مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی نے جو گوناگوں صفات کے مالک ہیں۔ شاردا ایکٹ کے خلاف ایک بھرے جلسہ میں کہا۔

"اگر حکومت کے نافذ کردہ اصلاح قانون کو سوشل اصلاح سمجھکر قبول کر لیا جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہم نے قادیانیوں کو قبول کر لیا۔ اور انگریز کو اپنا اولوالامر تسلیم کر لیا" (زمیندار یکم دسمبر)

مولوی صاحب احمدیوں کو قبول کریں۔ یا نہ کریں۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ وہ انگریز کو نہ صرف سوشل اصلاح میں بلکہ ہر لحاظ سے اولوالامر تسلیم کرتے ہیں۔ کیا اسلام میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں۔ کیا زانی کی سزا کوڑے لگانا نہیں۔ اگر ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہاں اس پر عمل ہوتا ہے۔ کیا اس کی بجائے انگریز کا قانون جاری نہیں۔ اور اس کے مطابق عمل نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ ہوتا ہے۔ اور مولوی حبیب الرحمن اور اسی ذہنیت کے دوسرے لوگ اس کے خلاف چوں تک بھی نہیں کر سکتے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ انگریز کو اولوالامر تسلیم کر چکے ہیں۔

اسی طرح تمام ہندوستان میں مسلمان عورت کو خلع کا حق نہیں۔ اور نہ کسی عدالت میں ایک مرد کی بجائے دو عورتوں کی شہادت کا رواج ہے۔ حالانکہ اسلام اسے جائز قرار دیتا ہے۔ کیا مولوی حبیب الرحمن ان باتوں سے آگاہ نہیں۔ اگر ہیں۔ تو کیا ان کی خلاف ورزی کی کبھی انہوں نے جرأت کی۔ اگر نہیں۔ تو پھر انگریز کو اولوالامر ماننے میں کیا کسر باقی رہ گئی۔

اگر مولوی صاحب میں کچھ بھی ہمت اور غیرت باقی ہے۔ تو جس طرح وہ زبان سے انگریز کے اولوالامر ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنے عمل سے بھی کر کے دکھائیں۔ اور انگریز کے ہر ایک قانون کو توڑ کر رکھ دیں۔ لیکن اگر وہ یہ نہیں کر سکتے۔ اور ہر ایک قانون کی طوعاً نہیں تو کرہاً پابندی کر رہے ہیں۔ تو انہیں اس قسم کے الفاظ منہ سے نکالتے وقت شرم آنی چاہئے۔

"گورو گھنٹال" لاہور میں مسلمانوں کی کثرت آبادی پر رشک کرتا ہوا لکھتا ہے۔ "کئی سو مسلمان کنجران کی آبادی کو بڑھاتے ہوئے ہیں" اگرچہ بحالات موجودہ "تعداد" بہت اہمیت اختیار کر رہی ہے۔ لیکن مسلمان بہت خوش ہونگے۔ اگر ہندو ان کنجروں کو شدھ کر کے اپنے ساتھ ملا لیں۔ ہندوؤں کو اس میں کوئی مشکل بھی نہ ہوگی۔ جب عام پیشہ ور ہندو عورتوں کے علاوہ ان کے مندروں اور مقدس تیرتھوں میں بھی بقول "گورو گھنٹال" ہزارہا ایسی عورتیں رہتی ہیں۔ جو مندروں میں سخت بدمعاشی کرتی اور پیشہ ور رنڈیوں سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ تو ان کنجروں کے سپرد بھی بعض مندر کر دیئے جائیں۔

اخبار تیج (۱۷ دسمبر) کا بیان ہے۔ عیاشی کے متعلق دہلی سے کئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اخبارات میں ان کے اشتہار نکلنے کی دیر تھی۔ کہ ہزاروں فرمائشیں آگئیں۔ تین ماہ بعد رجسٹروں کا ملاحظہ کیا گیا۔ تو ۹۰ فیصدی مولوی اور پنڈت خریدار نکلے۔

ہمارے نزدیک اس ساری خرابی کی وجہ مولویوں اور پنڈتوں کی بیکاری اور اس کے ساتھ مستقل آمدنی ہے۔ جو لوگوں کی جہالت اور نادانی کے باعث بہت معقول ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ لوگ پنڈتوں اور مولویوں کی حالت سے جلد سے جلد آگاہ ہوں۔ اور اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی انہیں عیش و عشرت میں اڑانے کے لئے دے کر گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔

آریہ نہ صرف بدزبانی اور بیہودہ گوئی میں طاق ہیں۔ بلکہ غلط بیانی اور دروغ گوئی میں بھی بیباک ہیں۔ اور ان کے بڑے بڑے پنڈت اور لیکچرار جب اسلام کی مخالفت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو جو کچھ ان کے منہ میں آتا ہے۔ کہتے چلے جاتے ہیں۔ پنڈت چموپتی جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ "رنگیلا رسول" اسی کی فتنہ انگیز فطرت کا نتیجہ تھا جب آریہ سماج کے گذشتہ جلسہ میں تقریر کے لئے کھڑا ہوا۔ تو اس نے کہا۔

"مسلمان ایشور کو ہی انادی مانتے ہیں لیکن قرآن میں کئی آیتیں ایسی ہیں جن سے ظاہر ہے۔ کہ ایشور کے سوا اور چیزیں بھی روح اور مادہ بھی انادی۔ اور قدیم ہے" (پرکاش ۱۷ دسمبر)

دعویٰ تو اتنا بڑا۔ لیکن اس کے ثبوت میں قرآن کریم کی ایک آیت بھی پیش کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اب ہم نہ صرف پنڈت چموپتی کو بلکہ تمام آریہ سماجیوں کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ قرآن کریم کی وہ آیتیں پیش کریں جن میں روح اور مادہ کو بھی انادی اور قدیم بتایا گیا ہے۔

اگر آریہ اس دعویٰ کو پایۂ ثبوت تک نہ پہنچا سکیں۔ اور یقیناً نہیں پہنچا سکتے۔ تو کیا امید کی جائے۔ کہ وہ آئندہ اس قسم کی غلط بیانیوں سے باز آ جائینگے۔ مگر وہ بیچارے بھی کیا کریں جب انکے "مہرشی دیانند جی" نے "تحقیق مذہب اسلام" کے نام سے غلط بیانیوں اور دروغ گوئیوں کا طومار لگا دیا ہو۔ تو وہ کس طرح ایسی حرکات سے باز رہ سکتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ کی پابندی کے متعلق قانون

میاں عبدالحی صاحب لدھیانوی نے اسمبلی میں پیش کرنے کیلئے جو بل تجویز کیا ہے۔ اس کے متعلق مختصر طور پر ہم ایک گذشتہ پرچہ میں اظہار رائے کر چکے ہیں۔ اب میاں صاحب موصوف کی طرف سے بل کا مکمل مسودہ معہ ایک چٹھی کے موصول ہوا ہے۔ اس لئے ہم ذرا تفصیل سے۔ اس بارے میں اپنی رائے پیش کرنا چاہتے ہیں:-

بل سے اصولی اتفاق

جس اصل کو مدنظر رکھ کر یہ بل تجویز کیا گیا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ "معاملات وراثت۔ ہبہ۔ وصیت۔ نکاح۔ مہر۔ طلاق وغیرہ میں جملہ مسلمانان ہند قانون شریعت کے پابند قرار دئے جائیں۔ اور کسی شخص کو یہ حق نہ رہے۔ کہ وہ آئندہ عدالت میں یہ عذر کر سکے۔ کہ وہ ان معاملات میں کسی ایسے رواج کا پابند ہے۔ جو شریعت اسلام کے منافی ہو" اس کے ساتھ ہم پورے طور پر متفق ہیں۔ اور اسے نہایت ضروری اور مسلمانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے بہت مفید سمجھتے ہیں:-

مشکلات

لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہنے کی بھی ضرورت خیال کرتے ہیں کہ جب تک ان مشکلات کا مناسب حل تجویز نہ کر لیا جائے گا۔ جو اس بارے میں سد راہ ہیں۔ اس وقت تک اس قسم کا مسودہ جمہور مسلمانوں کی متفقہ تائید اور حمایت حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا:-

قانون شریعت کی تشریح میں اختلاف

ہر شخص جو مسلمان کہلاتا۔ اور اسلام کو سچا مذہب یقین کرتا ہے ضروری سمجھتا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام معاملات میں قانون شریعت کی پابندی اختیار کرے۔ اور اس میں جو روکاوٹیں ہوں۔ وہ دور ہو جائیں لیکن ظاہر ہے۔ کہ قانون شریعت کی تشریحات مختلف فرقے مختلف رنگ میں کرتے ہیں۔ اور بعض امور میں اس قدر اختلافات ہیں۔ کہ ان کی موجودگی میں یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کسی ایک فرقہ کی مسلمہ تشریحات سب کے سب مسلمان تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو سکیں گے عام طور پر سرکاری عدالتوں میں قانون شریعت فقہ حنفیہ کو سمجھا جاتا ہے، لیکن اس فقہ میں کئی ایسے مسائل ہیں۔ جنہیں نہ تو اہل حدیث ماننے کے لئے تیار ہونگے۔ نہ شیعہ اور نہ ہم احمدی۔ مثلاً فقہ حنفیہ مفقود الخبر خاوند کی زوجہ کے لئے خاوند کی پیدائش کے دن سے لے کر ایک سو بیس سال تک انتظار کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اس کے بعد عدت کے ایام گذار کر دوسری جگہ نکاح جائز بتاتی ہے۔ لیکن دوسرے مسلمانوں کے علاوہ بعض ارحنفی بھی اس کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتے۔ اور اسے مضحکہ خیز قرار دینگے۔ یہ بطور مثال ہم نے ایک بات پیش کی ہے، اور یہ بتانے کے لئے پیش کی ہے۔ کہ قانون شریعت کی تشریحات کے متعلق جب تک کوئی ایسا اصل طے نہ پا جائے۔ کہ ہر فرقہ اور ہر جماعت کے مسلمان اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق عمل پیرا ہو سکیں۔ اس وقت تک اس بارے میں قانون بنانا کچھ بھی مفید نہ ہوگا۔ اور نہ ہی امید کی جا سکتی ہے کہ کوئی ایسا قانون بنوانے میں کامیابی حاصل ہو سکے:-

ممکن الوقوع صورت

اس کے متعلق ہمارے خیال میں ممکن الوقوع جو صورت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ قانون بنوانے کی کوشش کرنے سے قبل مختلف اسلامی فرقوں سے کہا جائے۔ کہ وہ اپنے لئے جس رنگ میں فقہی مسائل قابل عمل سمجھتے ہوں۔ وہ متعین کر دیں۔ یعنی اپنی اپنی فقہ پیش کر دیں اس کے بعد اس قسم کا قانون پاس کرانے کی کوشش کی جائے کہ ہر فرقہ کے مسلمان اپنے لئے جو قانون شریعت قرار دیتے ہیں۔ اس کے مطابق ان کے مذہبی اور معاشرتی امور کا تصفیہ ہوا کرے اس صورت میں کسی فرقہ کے مسلمان ایسے قانون کے خلاف نہ ہونگے لیکن مسلمانوں کی موجودہ غیر منظم اور پریشان حالت کو دیکھتے ہوئے اور ان کی قوت عمل کے فقدان پر نظر کرتے ہوئے امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اس بارے میں اس قدر سعی اور کوشش کر سکیں گے جس کی ضرورت ہے۔ اور اس طرح معاملہ کھٹائی میں ہی پڑا رہیگا:-

ضروری مشورہ

میاں عبدالحی صاحب اگر یہ مراحل طے کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو بڑی خوشی کی بات ہوگی۔ اور اگر وہ تمام مسلمانوں کے اتحاد سے قانون شریعت پر عمل پیرا ہونے کا ایکٹ پاس کرا سکیں۔ تو یہ نہایت عظیم الشان کارنامہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھیں۔ کہ اس رستہ میں جو مشکلات حائل ہیں۔ وہ ان کی طاقت کے مقابلہ میں بہت وزنی ہیں اور بحالات موجودہ ان کا دور ہونا ممکن نہیں۔ تو ہم انہیں مشورہ دیں گے کہ وہ اس قسم کا مجموعی قانون پاس کرانے کی بجائے ایسے مسائل کے متعلق شریعت کی پابندی کا علیحدہ علیحدہ قانون پاس کرانے کی کوشش کریں۔ جن میں قریباً تمام اسلامی فرقوں کا اتحاد ہے:-

لڑکیوں کی وراثت

مثلاً لڑکیوں کی وراثت اور خلع کا مسئلہ ہے۔ اس وقت ہندوستان کے مسلمانوں کا کثیر حصہ لڑکیوں کو وراثت سے بالکل محروم رکھتا ہے۔ لیکن کوئی مسلمان کہلا کر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اسلام نے لڑکیوں کو وراثت میں حصہ دار قرار نہیں دیا۔ اور نہ وہ کسی ایسے قانون کی مخالفت کر سکتا ہے جو اسے شریعت کے اس حکم کی پابندی پر مجبور کرے:-

خلع

اس سے بھی بڑھ کر ضروری اور اہم مسئلہ خلع کا ہے۔ جس کے نفاذ پذیر نہ ہونے کی وجہ سے نہایت افسوسناک بلکہ شرمناک نتائج نکل رہے ہیں۔ معزز سے معزز اور شریف سے شریف خاندانوں کی لڑکیاں نہ صرف اپنے خویش و اقارب سے علیحدہ ہونے پر بلکہ اسلام سے بھی دست بردار ہونے پر محض اس لئے مجبور ہو جاتی ہیں۔ کہ سوائے مرتد ہونے کے ایسے اشخاص کے پنجہ سے رہا ہونے کی کوئی صورت انہیں نظر نہیں آتی۔ جن کے ساتھ نباہ ناممکن ہوتا ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اس وقت تک مسلمان خلع کے نفاذ پذیر نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر شرمناک واقعات سے دو چار ہو چکے ہیں۔ کہ اب انہیں اس کی ضرورت اور اہمیت سے قطعاً انکار نہ ہوگا۔ اور اگر اس بارے میں قانونی پابندی عائد کرائی جائے گی۔ تو وہ اس کے لئے بخوشی رضامند ہونگے:-

پس میاں عبدالحی صاحب کو ہم مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اس بارے میں کوشش کریں۔ اس میں ان کے لئے بہ نسبت اس مسودہ کے جو انہوں نے تجویز کیا ہے۔ آسانی بھی ہوگی اور یہ ایک بہت بڑا کارنامہ بھی ہوگا:-

علماء کی حالت زار

جمعیۃ العلماء ہند کا واحد آرگن "الجمعیۃ" آج کل علماء کی حالت زار کا مرثیہ پڑھنے کے لئے وقف ہے۔ اس کا بیان ہے:-

"سیاسی لیڈروں نے علماء ہند اور ان کی جمعیۃ کے وقار کو تباہ و برباد کرنے کا جو پروگرام طے کیا۔ وہ مندرجہ ذیل شقوں پر مشتمل تھا۔

(۱) تمام ہندوستان میں آہستہ آہستہ یہ پروپیگنڈا عام کر دیا جائے کہ علماء میں سیاسیات کو سمجھنے کی مطلق صلاحیت نہیں ہے:-

(۲) جمعیۃ علماء ہند کے متعلق یہ مشہور کیا جائے کہ اس نے سیاسیات کے میدان میں قدم رکھنے کے بعد سے آجتک کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ جو مسلمانوں کے لئے مفید ہو:-

(۳) جمعیۃ علماء ہند کے دستور اساسی میں علماء کو ان کے علم کی بناء پر جو امتیاز خصوصی دیا گیا ہے۔ اس کو غلط روشنی میں پیش کر کے تمام غیر علماء کو برانگیختہ کیا جائے:-

(۴) خود علماء کی جماعت میں افتراق و انشقاق پیدا کیا جائے۔ اور اختلاف عقائد کو بہانہ بنا کر ذاتی کمزوریوں اور خود غرضیوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

(۵) جب مذکورہ بالا امور میں کامیابی حاصل ہو جائے۔ تو چند علماء کو آلہ کار بنا کر علماء کے ایک جدید نظام کی تاسیس کی جائے۔ اور اس میں غیر علماء کو سیادت و صدارت کا حق تفویض کیا جائے۔ اور علماء کے اثر کو عوام الناس کے قلوب سے زائل کیا جائے":- (الجمعیۃ ۱۷- دسمبر)

ہمیں تو اس پروگرام کی ہر ایک شق کے مکمل ہونے میں بہت کچھ کسر نظر آتی ہے۔ لیکن الجمعیۃ کے نزدیک مندرجہ بالا پروگرام کی چار شقوں پر عمل کیا جا چکا ہے۔ اور عنقریب پانچویں شق پر بھی عمل کیا جائیگا:-

حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک اس سارے کے سارے پروگرام کو کامیاب نہ بنا لیا جائیگا۔ اس وقت تک مسلمانوں کے گلے سے وہ گرانبار طوق کبھی اتر نہیں سکیگا۔ جس کا نام علماء ہے۔ اور جو مسلمانوں کو دین اور دنیا میں ذلیل و رسوا کر رہا ہے۔ جمعیۃ العلماء کی اپنی حالت جس کا حال ہی میں مختلف صورتوں سے اظہار ہو چکا ہے۔ بتاتی ہے۔ کہ نہ صرف اس سے ہم مسلمانوں کو کسی فائدہ کی توقع نہیں رکھنی چاہئیے۔ بلکہ اس کے مضرات سے بچنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئیے۔ اور وہ دن نہایت مبارک ہوگا جب جمعیۃ العلماء کے پنجہ سے مسلمانوں کی گلو خلاصی ہو جائیگی۔ مگر یہ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ مسلمان اپنی [illegible]

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۱ دسمبر ۱۹۲۹ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے شیخ داؤد احمد صاحب ابن جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا نکاح بلقیس بیگم بنت بابو فیروز علی صاحب کے ساتھ پڑھتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

گو میری طبیعت ایسی ہے۔ کہ وہ اجازت نہیں دیتی۔ میں لمبا خطبہ اس موقعہ پر پڑھوں لیکن

ایک بات

ایسی ہے۔ جو اس موقعہ پر کہے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ۔ کہ ہم مومن اور کافر ہر ایک کو اسکے کام میں مدد دیتے ہیں۔ مجھے اس رشتہ کے موقعہ پر اس آیت کی طرف توجہ اسلئے پیدا ہوئی۔ کہ بابو فیروز علی صاحب کی اس لڑکی کے متعلق

کئی رشتے

میری معرفت بھی آئے۔ اور بعض ان میں سے میں نے ان کو بتائے کئی ان میں سے بہت اچھے تھے۔ مگر بابو صاحب نے یہی کہا۔ کہ میں قادیان میں آیا ہوں۔ اور یہی چاہتا ہوں۔ کہ میری لڑکی قادیان میں ہی بیاہی جائے ممکن ہے۔ ان کے عذر کرنے کے اور وجوہات بھی ہوں۔ مگر مجھ پر انہوں نے یہی ظاہر کیا۔ اسی مہینہ کی بات ہے۔ ایک دن یونہی مجھے خیال آیا۔ بابو صاحب کی خواہش ہے۔ کہ ان کی

لڑکی کا رشتہ قادیان میں

ہی ہو۔ ایک لڑکی ان کی شیخ محمود احمد صاحب سے بیاہی ہوئی ہے۔ دوسری کا رشتہ ان کے چھوٹے بھائی سے کیوں نہ ہو جائے۔ مگر پھر مجھے یہ خیال بھول گیا۔ جب خیال آیا تھا۔ اسوقت میرا ارادہ تھا۔ کہ اس رشتہ کے متعلق فریقین کا عندیہ معلوم کروں۔ مگر پھر یاد نہ رہا۔ یہ ۱۰۔ ۱۵ دن کے اندر اندر کی بات ہے۔ بعض خیالات اس طرح

الٰہی تحریک

کے ماتحت آجاتے ہیں۔ کہ ان کا وجود میں آنا اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ الٰہی سلسلوں میں بہت سی باتوں کی بنیا د روحانی امور پر ہوتی ہے۔ مادی امور پر نہیں ہوتی۔ مگر بہت لوگ یہ بات نہ سمجھنے کیوجہ سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ بسا اوقات ایک انسان تکلیفیں اٹھاتا اور طرح طرح کی مشکلات میں پڑتا ہے۔ لیکن روحانیت سے واسطہ رکھنے والا ان مشکلات سے نکلنے کی کوئی نہ کوئی راہ پا ہی لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

مختلف کاموں کیلئے مختلف ذریعے

مقرر کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو دنیوی ہیں۔ اور کچھ دینی۔ اور کچھ موہبت سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اگر انسان خدا تعالیٰ کے دروازہ پر پڑ جائے۔ اور اسوقت تک نہ اٹھے۔ جبتک اس کی مشکلات دور نہ ہو جائیں۔ اور یہی کہے۔ کہ میں تو تیری موہبت سے ہی اپنی کامیابی کی راہ پاؤں گا۔ تو گو بظاہر اس کے لئے بہت سی مشکلات اور تکالیف ہوں۔ مگر

ایک نہ ایک دن

اسکے لئے ضرور رستہ کھل جائیگا۔ اسے کئی قسم کی تکالیف بھی برداشت کرنا پڑینگی۔ دیکھنے والے اس پر ہنسینگے۔ اور اعتراض بھی کرینگے۔ لیکن جب کوئی انسان اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اپنے دل میں یہ بات گڑ جانے کیوجہ سے کہ میں اسی طرح خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرونگا۔ تو ضرور اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ نکال دیتا ہے۔

یہ رشتہ جہاں تجویز ہوا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ آئندہ زیادہ آرام و آسائش کی صورت پیدا کر دے۔ تو اور بات ہے۔ لیکن

موجودہ حالت

کے لحاظ سے اس سے وہ رشتے زیادہ مناسب معلوم ہوتے تھے۔ جو برسر روزگار تھے۔ اور معقول تنخواہ پاتے تھے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ بابو صاحب کی

قادیان سے محبت

کا یہ اثر تھا۔ کہ انہیں رد کر دیتے رہے۔ لیکن چونکہ وہ ارادہ کر چکے تھے۔ کہ قادیان میں ہی رشتہ کریں گے۔ اس لئے یہ رشتہ منظور کر لیا۔

بابو صاحب کی ایک لڑکی کا اسی خاندان میں پہلے رشتہ ہو چکا تھا۔ اس وجہ سے دونوں گھرانوں کے آپس میں تعلقات تھے۔ لڑکی بھی ان کے سامنے تھی۔ اور لڑکا بھی۔ مگر رشتہ کی تجویز کے متعلق خدا تعالیٰ نے کچھ عرصہ انتظار کرایا۔ اور پھر ہو گیا۔ گو یہ ایک معمولی بات ہے۔ مگر اس سے

بہت بڑا سبق

حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ جب کوئی ارادہ کرتا ہے۔ اخلاص اور محبت سے۔ نہ کہ سستی اور کوتاہی سے۔ وہ کوشش کر سکتا ہے۔ مگر نہیں کرتا۔ بلکہ توکل کر کے نہیں کرتا۔ اور کہتا ہے۔ خدا ہی سے لونگا۔ تو خدا تعالیٰ آج نہیں تو کل۔ کل نہیں تو پرسوں۔ پرسوں نہیں تو اترسوں اس کی خواہش پوری کر دیتا ہے۔

میرے نزدیک مومن کو اپنے کاموں میں

ایک رنگ

یہ بھی اختیار کرنا چاہیئے۔ جیسے انسان کو جسمانی ترقی کے لئے مختلف تدابیر کھانی پڑتی ہیں۔ وہ گوشت۔ سبزی۔ پھل۔ ترکاری کھاتا ہے۔ اور اس طرح جسم کی ترقی ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے روحانی ترقی کے لئے کچھ دنیوی تدبیریں رکھی ہیں۔ اور کچھ دینی۔ اور کچھ توکل ہے۔ یوں تو دین و دنیا کے سب کاموں میں جو مومن کرتا ہے۔ یہ

تینوں باتیں

شامل ہیں۔ مثلاً جب انسان دنیا کا کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔ تو اسکے لئے ظاہری تدابیر سے کام لیتا ہے۔ یہ دنیوی تدابیر ہوئیں۔ پھر نیت کرتا ہے۔ اگر اس میں مجھے فائدہ ہوا۔ تو میں دین کی خدمت کرونگا۔ یہ دینی پہلو ہو گیا۔ اور پھر اس میں کامیابی کے لئے دعا بھی کرتا ہے۔ یہ توکل ہو گیا۔ اسی طرح اگر کوئی دین کا کام کرتا ہے تو سمجھتا ہے۔ اس طرح مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل دنیوی رنگ میں بھی ہوگا۔ اور میں دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرونگا۔ پھر دعا کرتا ہے۔ اس طرح ایسے کام میں بھی یہ تینوں باتیں شامل ہوتی ہیں۔ اسی طرح جب کوئی انسان توکل کرتا ہے تو اس دائرہ کے اندر اندر تدبیر بھی کرتا ہے۔ پس ہر کام میں یہ تینوں باتیں شامل ہوتی ہیں۔ مگر کسی کام میں دنیوی تدابیر کا پہلو بڑھا ہوتا ہے۔ کسی میں دینی کا۔ اور کسی میں توکل کا۔ مومن کے لئے یہ

بڑی برکت کا موجب

ہوتا ہے۔ کہ وہ یہ تینوں رنگ نمایاں طور پر دکھائے۔ یعنی وہ ایسے کام بھی کرے۔ جن میں دنیوی تدابیر کا پہلو غالب ہو۔ ایسے کام بھی کرے جن میں دینی تدابیر کا پہلو بڑھا ہوا ہو۔ اور ایسے کام بھی کرے۔ جن میں توکل کا پلہ بھاری ہو۔ اس طرح اس کا

روحانی جسم

مکمل ہو جاتا ہے۔ جو صرف دنیاوی یا صرف دینی یا صرف توکل کا پہلو اختیار کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ جب یہ تینوں رنگ اختیار رکھتے ہیں۔ تب روحانی جسم مکمل ہو جاتا ہے۔

۱۲ دسمبر بعد ظہر

ڈالی دینا

ایک صاحب نے اپنے محکمہ میں اپنی حق تلفی کا ذکر کیا۔ جو اس وجہ سے ہوئی۔ کہ وہ افسران بالا کو ڈالی وغیرہ نہ دے سکے تھے۔

فرمایا۔ آپ بھی ڈالی دیدیتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ دوسرے کی حق تلفی کے لئے نہیں۔ لیکن اپنا حق حاصل کرنے کیلئے ڈالی دیدینا ناجائز نہیں۔ اسپر ایک صاحب نے کہا۔ یہ بات بظاہر ایک احمدی کے لئے موزوں معلوم نہیں ہوتی۔ کہ رشوت دے۔

فرمایا۔ احمدیت کے بانی نے تو اسکی اجازت دی ہے۔ بیشک یہ ایک کمزوری ہے۔ لیکن ہماری اپنی حکومت تو نہیں۔ کہ سب انتظام درست کردیں۔ انفرادی اخلاق قومی ضروریات کے ماتحت ہوتے ہیں۔ یہ تو ایک انفرادی خلق ہے۔ کہ رشوت نہ دی جائے۔ لیکن اگر اسی طرح ہماری جماعت کے لوگ پیچھے رہتے چلے جائیں۔ تو جماعت کی ترقی رک جائیگی۔

۱۷ دسمبر بعد نماز ظہر

بنگال میں تبلیغ احمدیت

بنگال سے آئے ہوئے ایک صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بنگال کے لوگوں میں یہ تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ یہاں زیادہ آنے کی کوشش کیا کریں۔ اگر وہاں سے کچھ لوگ یہاں آئیں۔ اور ایک سال بھی یہاں رہ کر کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہی پڑھ جائیں تو اچھا کام کر سکتے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ ہر جگہ نئی نئی جماعتیں قائم کرنے

کی کوشش کی جائے۔

فرمایا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ بنگالی لوگ جذبات کو خوب اچھی طرح اپیل کرسکتے ہیں۔ اس کی وجہ اس علاقہ میں رطوبت کا زیادہ ہونا ہے جہاں رطوبات زیادہ ہوں۔ وہاں رہنے والوں کے اندر جلد ہی رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب مقرر کے اپنے اندر رقت پیدا ہو جائے۔ تو سامعین بھی ضرور متاثر ہو جاتے ہیں۔ یہ بات ان کی طبائع میں داخل ہے۔ کہ جس علاقہ میں پانی کی کثرت ہو۔ وہاں جذبات جلد ابھر سکتے ہیں۔ کشمیریوں کو دیکھو۔ ان سے کوئی دل نشین اور موثر بات کی جائے۔ تو عموماً رو پڑتے ہیں۔

فرمایا۔ بنگال کے ہندوؤں میں بھی میں نے دیکھا ہے۔ کہ للہیت اور ادب پایا جاتا ہے۔ یہاں میرے لیکچروں میں تو بعض بڑے ہندو لیڈر آجاتے ہیں۔ لیکن کسی اور احمدی عالم کے لیکچر میں نہیں آئینگے۔ گویا ان کے اندر کبر ہے۔ لیکن بنگال میں لوگ بکثرت احمدیوں کے لیکچروں میں آتے ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب کے ایک لیکچر کے بعد وہاں کے ایک بہت بڑے ہندو لیڈر نے کہا۔ یہ بات تو ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ کہ ہمارے ملک میں بھی ایک نبی آیا۔ اسی طرح مسٹر بپن چندر پال نے سیرت نبوی کے متعلق جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہندوستان میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ وہی ہے۔ جو احمدیوں نے اختیار کیا ہے۔ اور اگرچہ میری مصروفیتیں بے حد تھیں۔ لیکن میں نے اس جلسہ میں شرکت کو سب کاموں پر مقدم سمجھا۔ مسٹر بپن چندر پال کی حیثیت بنگال میں وہی ہے۔ جو پنجاب میں لالہ لاجپت رائے کی تھی۔ مگر اس درجہ کے لوگ احمدیوں کے لیکچروں میں نہیں آتے۔

ایک صاحب نے کہا۔ بنگالیوں میں رائے کی آزادی ہے۔

فرمایا۔ اسی کا نام تو میں للہیت رکھتا ہوں۔ یعنی انسان یہ نیت رکھے۔ کہ اگر مجھے سچائی مل جائے۔ تو میں اسے ضرور لے لوں گا۔ اور اگر کوئی انسان غلطی پر بھی ہو۔ لیکن اس کی یہ نیت ہو۔ تو سمجھنا چاہئیے۔ کہ اس میں للہیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ کہ اگر مجھے ثابت کردو۔ کہ میں غلطی پر ہوں۔ تو میں اس عقیدہ کو تبدیل کرنے کو تیار ہوں۔ اگرچہ انبیا کا مقام ریب اور شک سے بالا ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی ایک پہلو وہ یہ پیش کردیتے ہیں۔ قرآن شریف میں بھی ہے۔ قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العٰبدین

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈاک

متعدد مرتبہ دوستوں کی واقفیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ڈاک کے انتظام کے متعلق اعلان کیا جا چکا ہے۔ مگر ابھی تک بعض دوست خیال کرتے ہیں۔ کہ حضور کی ڈاک پہلے پرائیویٹ سکرٹری پڑھتا ہے پھر جس خط کو چاہے۔ حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ باقی خطوط کا خود ہی مناسب جواب دیدیتا ہے۔ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ اصل انتظام ڈاک کے متعلق یہ ہے کہ اول ڈاک حضور کی خدمت میں بند کی بند پیش کی جاتی ہے حضور اسے ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور پھر مناسب ہدایات کے ساتھ پرائیویٹ سکرٹری کو ہو سکے جوا[illegible] کرتے ہیں۔ تمام دوست اس انتظام سے مطلع رہیں۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

قادیان میں ۵۶ فیصدی حقوق کے متعلق جلسہ

حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات اور گفتگو

عبدالمجید صاحب قریشی معہ محمد شریف صاحب ۱۷۔ دسمبر ۲۹ء کو قادیان پہونچے۔ اور ۵۶۔ فیصدی مسلمانوں کے حقوق کے حصول کی کارروائی کی اجازت کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملے۔ حضور نے انہیں بتایا۔ کہ ہم تو ۱۹۱۷ء سے برابر یہ معاملہ مسلمانان پنجاب اور بنگال کے متعلق پیش کرتے رہے ہیں۔ اور جس طریقے سے آپ لوگوں نے اب تک کام کیا ہے۔ وہ باستثنائے ایک معاملہ کے اچھا رہا ہے۔ آپ کسی کے طریق کار کی مخالفت نہیں کرتے۔ بلکہ تعاونی و عدم تعاونی۔ غریبوں۔ امیروں سب سے یہی درخواست کی ہے۔ کہ جس رنگ میں چاہو۔ کام کرو۔ مگر ۵۶۔ فیصدی مسلمانان پنجاب کا حق ہمیشہ ہر حال میں طلب کرو۔ ظفر علی خانصاحب کی مخالفت بھی نہیں کرنا چاہئیے تھی۔ ان سے بھی وعدہ لے لینا تھا۔ کہ وہ کانگریس میں بھی حق مسلمانوں کے لئے پیش کریں۔ اور مانگیں۔ اصل کام تو یہی تھا۔ کہ کانگریس کے اندر شامل ہوکر اپنی کثرت کے ذریعہ اپنے حقوق منوا لئے جاتے۔ اور اگر نہ ملتے۔ تو سب ملکر اٹھ آتے۔ مگر اب بہت دیر ہوگئی ہے۔ میں نے خان ذوالفقار علی خانصاحب اپنے چیف سیکرٹری کے ذریعہ لاہور کے مسلمان لیڈروں اور اخبارات کے ایڈیٹروں سے دریافت کروایا تھا۔ کہ وہ کیا کارروائی کانگریس میں مسلمانان کے حقوق کے تحفظ کے متعلق کرنا چاہتے ہیں۔ مگر مجھے ہر طرف سے جو اطلاع ملی۔ وہ مایوس کن تھی۔ ہم اپنے اصول کے ماتحت ہر قسم کی مدد آپ کی کریں گے آپ اپنے خیالات ہماری جماعتوں کے سامنے پیش کریں۔ یہاں قادیان ہی سے شروع کردیں۔

قریشی صاحب نے کہا۔ ہم نے ابھی تک کوئی خاص لائحہ عمل طے نہیں کیا۔ کہ لاہور میں مسلمانوں کو جمع کرکے کیا کام ان سے لیں اور کس طرح لیں۔

حضور نے مشورتاً فرمایا۔ چیدہ چیدہ ہر کور کے لیڈر لاہور میں فوراً بلا کر مشورہ کریں۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ ہمارے آدمی بھی دو ایک شریک مشورہ ہو جائیں گے۔ ہر کور کا ذمہ وار اُسی کے لیڈر کو بنایا جائے۔ اور انہی لیڈروں کے ذریعہ سے کور سے کام لیا جائے۔ جو کارروائی کی جائے۔ وہ قوانین کے خلاف نہ کی جائے۔ اور امن شکنی سے محترز رہا جائے۔

پبلک جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے اجازت حاصل ہونے پر قریشی صاحب اوران کے ہمراہی صاحب نے ایک جلسہ میں جو لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ بصدارت خان ذوالفقار علی خانصاحب ناظر اعلےٰ جماعت احمدیہ قادیان تقریر کی جلسہ قریباً ۸ بجے شام شروع ہو۔

تقریر صدر

جناب صدر جلسہ نے مقررین کا تعارف کراتے ہوئے ۵۶۔ فیصدی کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی مساعی جمیلہ کا مفصل حال سنایا آپ نے بتایا۔ دوران جنگ عظیم میں ہی ہندوستان کے حقوق آزادی کا سوال سلطنت برطانیہ نے اٹھایا۔ اور مسٹر مانٹیگو وزیر ہند ہندوستان میں آئے۔ مختلف جماعتوں نے جنکی تعداد صدہا تھی ایڈریس پیش کئے۔ جماعت احمدیہ قادیان نے بھی ایڈریس پیش کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ معہ رفقاء کارونیشن ہوٹل دہلی میں ٹھیرے ہوئے تھے مسلمانوں کے لیڈر بھی بہت سے اُسی ہوٹل میں فروکش تھے لکھنؤ پیکٹ کے بعد جو ایڈریس انہوں نے پیش کرنے کے لئے تیار کیا تھا اس میں صوبہ کی کونسلوں کی نمائندگی بھی تھی حضور نے اُسی وقت انہیں بتایا۔ کہ آپ کو ہر صوبہ کی مردم شماری کی بنا پر نشستوں کا حق لینا تھا۔ تاکہ بنگال و پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت قائم رہتی اور کم سے کم دو صوبوں میں تو آپ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کر سکتے۔ بعض نے اس حقیقت کو محسوس کیا۔ اور بعض اپنی غلطی کو اس وقت نہ سمجھے۔ اب انہیں اسی کا رونا ہے۔ پھر لاہور کے بریڈ لا ہال میں ۱۹۲۱ء میں ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کرتے وقت اسی اصل کو بیان فرمایا۔ پھر غالباً ۱۹۲۳ء میں مسلم لیگ کے ایما پر شائع کرکے تمام ممبروں میں یہ پروپیگنڈا کیا گیا۔ کہ حقوق باعتبار مردم شماری حاصل کئے جائیں۔ اور کوئی اہمیت کسی کو دی جائے۔ تو اس طرح کہ اکثریت کو صدمہ نہ پہنچے۔ پھر ۱۹۲۷ء میں شملہ میں ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں برابر یہی کوشش کی۔ اب مسلمانان ہندوستان ان متواتر کوششوں سے اس مسئلہ کو سمجھ چکے تھے۔ مگر ہندو اس پر رضامند نہ تھے۔ اس لئے اتحاد کی تمام تدابیر و مساعی ناکام رہیں۔

اب بھی سائمن کمیشن کے سامنے اس حق پر زور دیا گیا ہے۔ پس چونکہ یہ معاملہ ہمیشہ سے ہماری ہی طرف سے اٹھتا رہا ہے۔ اس لئے ہم بدل اس کے حامی ہیں۔ اور ہر جائز امداد کے لئے تیار ہیں۔ قریشی صاحب سٹیج پر تشریف لائیں۔ اور اپنے خیالات سے پبلک کو جس میں غیر احمدی بھی شامل ہیں۔ آگاہ کریں۔

قریشی صاحب کی تقریر

قریشی صاحب نے نہایت مؤثر الفاظ میں مسلمانان پنجاب کے موجودہ حالات تعلیم۔ اقتصاد اور اخلاق کا مقابلہ کرتے ہوئے ہر شعبۂ زندگی میں جس کا ترقی قوم سے تعلق ہے۔ غیر معمولی کمی دکھائی۔ اور گداگری اور بد اخلاقی کے ہر کام میں ان کا دوسری اقوام کے مقابلہ میں زیادہ ہونا بتایا۔ اور اس غفلت کو چھوڑ دینے اور پھر اپنی حفاظت و بقائے زندگی کے لئے بیدار ہونے کے لئے متوجہ کیا۔ ہندو قوم کی از سر نو زندگی بر

تنزل کے بعد دکھائی۔ اور بتایا کہ کس طرح تاریخی شہادت موجود ہے۔ کہ بدھ مت کی ترقی کے بعد اس مذہب کو اس قوم نے ہندوستان سے نکالا جینیوں کے عروج کے بعد کس طرح اس کی ترقی کو ہندوستان میں ہمیشہ کے لئے روک دیا۔ مسلمانان ہندوستان اور اسلام کے ساتھ بھی انہوں نے وہی تدابیر کیں۔ لیکن مسلمان بھی اپنی بیداری کے وقت زبردست شیر ہوتا ہے۔ اور کسی سے نہیں دب سکتا۔ اس کی اٹھان بھی ہر تنزل کے بعد غضب کی ہوتی ہے۔ رانا سانگہ جیسے شیر دل اور بہادر راجپوت کے مقابلہ میں جو لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ بابر کی چند ہزار فوج نے ایک ہی مقابلہ میں میدان صاف کر دیا۔ رانا سانگہ نے لودھیوں کی سلطنت کو بابر کے ذریعہ اسے بلا کر مٹایا۔ اور ابھی بابر کے پاؤں نہیں جمائے تھے۔ کہ اُس نے بابر کو آلیا۔ مگر مسلمان سر بکف ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اور راجپوتوں کے ماتھے پر شکست کا داغ لگا دیا۔ اسی طرح سیواجی اور ان کے ساتھیوں نے دکن کی اسلامی سلطنتیں تباہ کیں۔ اور دہلی کو فتح کیا۔ مرہٹوں نے اپنے نزدیک ہندوستان سے اسلام کا خاتمہ کر دیا تھا۔ مگر اسلام کے حامی خدا نے مردے از غیب بروں آید و کارے بکند کا نظارہ دکھایا۔ اور احمد شاہ ابدالی نے ایک لاکھ فوج کا قلع قمع پانی پت کے میدان میں چند ہزار مسلمانوں کے ذریعہ کر دیا۔

اب بھی رانا سانگہ اور سیواجی پنڈت مالویہ اور ڈاکٹر مونجے وغیرہ کے روپ میں اسلام کا خاتمہ کر دینے کے لئے تبر دآزما ہیں۔ وہ تعلیم میں اعلےٰ۔ تہذیب میں ہم سے بہتر۔ صنعت و حرفت و تجارت اور تنظیم و دولت میں ہم سے بہت اچھے۔ اگر آپ لوگ بیدار ہو جائیں تو بابر اور احمد شاہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ اب آپ کے لئے جدوجہد کا زمانہ ہے۔ پس آپ نے جدوجہد کے ذریعہ گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ فیصلہ کرنا ہے۔ اور اگر دس سال بھی آپ اپنے ۵۶ فیصدی حقوق حاصل کر کے مسلمانوں کو مضبوط کر سکے۔ تو بے شک پھر آپ ہندوؤں کے مقابلہ کے قابل ہونگے۔ اور پھر آزادی کے اصول پر ان کے ساتھ کھڑے ہو سکیں گے۔

قرارداد

اس تقریر پر لوگوں نے ان کی قابلیت کی داد دی اور لوکل کمیٹی کے پریذیڈنٹ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ایک مختصر اور نہایت پُرجوش تقریر کر کے یہ رزولیوشن پیش کیا۔

"لوکل جماعت احمدیہ قادیان پنجاب میں مسلمانوں کو چھپن فیصدی حقوق کے ملنے کی حامی ہے۔ کیونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان ہمیشہ سے یہ مطالبہ مسلمانان پنجاب کے لئے پیش کرتے رہے ہیں۔ بحیثیت ایک مستقل منظم جماعت کے یہ جماعت اپنے امام کی ہدایات کے ماتحت ۵۶ فیصدی کمیٹی کی ہر قسم کی جائز امداد کرے گی۔ اور ہر وقت تعاون کے لئے تیار رہے گی"

یہ قرارداد بتائید میاں عبداللہ صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ قادیان اور سب کے اتفاق سے منظور ہوئی۔ ایک مختصر تقریر میاں محمد شریف صاحب نے جو قریشی صاحب کے ساتھ تھے۔ کی۔ اور پھر صدر صاحب نے مقررین کی محنت کی داد دیتے ہوئے جلسہ برخاست کر دیا۔

مجلس مشاورت میں عورتوں کا حق نمائندگی

قبل ازیں بتایا جا چکا ہے۔ کہ آیت شاورھم فی الامر کا ہرگز یہ منشا نہیں۔ کہ عورتوں کو حق نمائندگی ملنا چاہئیے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آپ کے خلفاء اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و آپ کے خلفاء کے طرز عمل سے یہی ثابت ہے۔ کہ مجلس شوریٰ میں بطور نمائندہ صرف مرد ہی شامل ہوتے رہے ہیں۔ اور خود اس آیت کے لفظی معنے بھی یہی ہیں۔ کہ "اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ان مردوں (صحابہ) سے مشورہ کیا کر" کیونکہ ھم ضمیر مذکر کی ہے۔ بے شک بعض دفعہ مذکر کی ضمائر اور مذکر کے صیغوں میں عورتیں بھی شامل کی جا سکتی ہیں۔ مگر قرائن قویہ اور شواہد خارجیہ کی مدد سے۔ نہ کہ ہر جگہ۔ کیونکہ اگر ہر جگہ ایسا کر لینا جائز ہو۔ تو زبان کے تمام قواعد اور اس کے استعمالات کا ستیاناس ہو جائے۔

مذکر ضمیر میں عورتوں کی شمولیت

پس اگر ہم اقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ اور اطیعوا اللہ ورسولہ وغیرہ آیات میں عورتوں کو بھی مخاطب سمجھتے ہیں تو محض اس لئے کہ

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی یہ احکام جاری کئے۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ آپ نے عورتوں کو بھی نماز۔ زکوٰۃ اور اطاعت اللہ والرسول وغیرہ احکام میں شامل کیا۔ اور ان پر بھی یہ احکام نافذ فرما کر۔ ان سے سختی سے پابندی کرائی۔

(۲) اس لئے کہ یہ احکام روحانیت اور مدارج قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ کہ جن کا حصول مردوں اور عورتوں پر یکساں فرض ہے۔ اور کہ یہ عبادات میں سے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ عبادت جیسے مردوں پر فرض ہے۔ ویسے ہی عورتوں پر بھی فرض ہے۔ لیکن مجلس شوریٰ کی ممبری یا اس میں نمائندگی کرنا۔ نہ تو حصول رضائے الٰہی کا کوئی ذریعہ ہے۔ اور نہ یہ کوئی عبادت ہے۔ بلکہ یہ ایک قومی نظام اور امور سیاسیہ سے متعلق امر ہے۔ (یہ جدا بات ہے۔ کہ مومن کا ہر کام خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کے قرب کا باعث ہو سکتا ہے اور اس نقطۂ نگاہ سے۔ مومن کا حوائج انسانیہ میں مشغول ہونا بھی روحانیت سے متعلق ہو سکتا ہے۔ مگر میں ایک اور نقطۂ نگاہ اور ایک اور تقسیم کے لحاظ سے عرض کر رہا ہوں) پس اگر وہ اس میں حصہ نہ لیں۔ تو ان کی روحانیت اور دینی درجہ کو قطعاً کوئی صدمہ نہیں پہنچ سکتا۔

(۳) پھر اس لئے بھی ہم مذکورہ احکام ان پر عاید کرتے ہیں۔ کہ خود قرآن مجید میں دوسرے مواقع پر یہی احکام مختص طور پر انہیں بھی دیئے گئے ہیں۔ مثلاً فرمایا۔ اقمن الصلوٰۃ واٰتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ پارہ ۲۲ ع ۲ یعنی نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر فرمایا۔ ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقٰنتین والقٰنتات والصٰدقین والصٰدقات والصٰبرین والصٰبرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصٰئمات والحٰفظین فروجھم والحٰفظات والذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجراً عظیما۔ پارہ ۲۲ ع ۲۔ ان آیات میں تمام وہ باتیں اور احکام جو مردوں کی طرف منسوب کئے گئے [illegible] بخصوصیت کے ساتھ عورتوں کی طرف بھی منسوب کئے گئے [illegible] چونکہ دوسری آیات سے وہ احکام عورتوں سے بھی متعلق کئے گئے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان میں عورتوں کو عملاً و قولاً شامل کیا ہے اس لئے اقیموا الصلوٰۃ وغیرہ میں عورتیں بھی شامل کی جا سکتی ہیں لیکن امر متنازعہ فیہ میں نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو شامل کیا۔ اور نہ اس کے متعلق مخصوص طور پر عورتوں کے لئے کسی اور آیت میں ذکر ہوا۔ اور نہ یہ امر روحانی امور یا عبادات میں سے ہے۔ کہ اس میں عورتوں کو شامل کرنا ضروری ہو۔ پس شاورھم کو آیت اقیموا الصلوٰۃ وغیرہ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ نیز یہ بھی عرض ہے۔ کہ اگر عورتوں کو شاورھم فی الامر میں داخل کرنا ہی ہے۔ تو پھر اسی طرح کیا جائے۔ جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ یعنی یہ کہ مجلس شوریٰ میں تو صرف مرد ہی نمائندہ ہوں۔ لیکن انفرادی طور پر خلیفۂ وقت ایسے امور میں کہ جو عورتوں سے متعلق ہوں۔ یا جن میں وہ برابر کی شریک ہوں۔ بعض چیدہ عورتوں سے مشورہ لے لیا کرے۔

عورتوں کا دائرہ عمل

گذشتہ مضمون میں میں نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ عورتوں کے دائرہ عمل میں صرف وہ کام اور وہ امور ہیں۔ اور ہونے چاہئیں۔ کہ جو گھر کے ساتھ۔ بچوں کی تربیت اور ان کی پرورش وغیرہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں۔ لیکن جن کا تعلق بیرونی دنیا کے ساتھ ہے۔ جیسے نظام سیاست وغیرہ یہ مرد سے متعلق ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے عورتوں ہی کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ کہ تم اپنے گھروں ہی میں ٹھیری رہو۔ اور پہلی جاہلیت کی طرح اپنی زینت کا اظہار نہ کرو۔ اس آیت میں صریح طور پر عورتوں کو (بلکہ اولاً مخاطب اس حکم کی ازواج مطہرات۔ امہات المومنین ہیں) اپنے گھروں (دائرہ عمل) میں ٹھیرے رہنے کا حکم ہے۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ ان کے لئے مردوں کے گھروں یعنی ان کے دائرہ عمل میں جانے کی اجازت نہیں۔ اور اسی میں ان کی زینت ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اپنے گھروں میں ٹھیرے رہنے سے یہی مراد ہے۔ کہ ان کے دائرہ عمل میں وہی کام ہیں جن کا تعلق گھروں کے ساتھ ہے۔ یعنی امور خانہ داری

پس بہتر یہی ہے۔ کہ وہ اپنی ڈیوٹی پر رہیں۔ اور مرد نظام قومی اور تدبیر سیاست میں حصہ لیں۔ کہ یہی وہ صلاحیت کا راستہ ہے جس پر چلنے کے لئے خود قانون قدرت نے مرد اور عورت کو بہیئت مخصوصہ پیدا کیا ہے۔ اور یہی وہ قومی ترقی و بہبودی کے لئے حقیقی شاہ راہ ہے جس پر گامزن ہونے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفا کا طریق عمل بلکہ آج تک تمام مسلمانوں کا تعامل گواہ ہے۔ اور اس زمانے کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور آپ کے خلفا کا طرز عمل شاہد ہے ایک اور آیت بھی ہے جس سے اشارتاً عورتوں کا نظام سیاست سے علیحدہ رہنا معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ویتعلمون منھما مایفرقون بہ بین المرء و زوجہ یعنی ہاروت و ماروت باذن الٰہی اپنی سوسائٹی اور مجلس میں صرف مردوں ہی کو داخل کرتے تھے۔ اور عورتوں کو اس سے علیحدہ رکھتے تھے کیونکہ ان کے مشورے سیاست کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔

عورتوں کے سیاسیات میں پڑنے کی قباحتیں

اب میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر خدانخواستہ عورتوں کو لیجو نمائندہ مجلس شوریٰ میں داخل ہونے کا حق دیدیا گیا۔ اور ان کو امور سیاسیہ میں دخل دینے کا موقعہ دیا گیا۔ تو اس سے کئی قباحتیں رونما ہونے کا خطرہ ہے مثلاً

(۱) یہ کہ جب وہ قومی اور سیاسی معاملات میں پڑینگی۔ تو ایک طرف تو انہیں سیاسی امور میں حصہ لینے اور اس میدان میں مسابقت حاصل کرنے کا شوق دامنگیر ہوگا۔ لیکن دوسری طرف ان کے ساتھ سلسلہ تولید وغیرہ کے لوازمات ننھے بچوں کی خبر گیری۔ ان کی رضاعت و پرورش کا دھیان اور گھر کے دیگر مشاغل۔ مثلاً کھانا پکانا۔ گھر کی صفائی۔ سامان کی درستگی وغیرہ وغیرہ ہونگے۔ ظاہر ہے۔ کہ ان بکھیڑوں میں الجھے رہنے کی وجہ سے ان کے دماغ اور ان کی عقلیں اس نئے میدان میں کوئی کارہائے نمایاں نہیں سرانجام دے سکیں گی۔ اس سے لازماً کچھ عرصے کے بعد۔ ان کے دل میں یہ خیال گزریگا۔ کہ یہ گھر کی مصیبتیں اور دھندے ہمارے لئے روک بن رہے ہیں۔ ہمارے دماغ پراگندہ ہماری غور و فکر کی قوت کو مضمحل اور ہماری عقلوں کو منتشر کرتے ہیں۔ بلکہ ہمیں کوئی فارغ وقت ہی نہیں ملتا۔ کہ جس میں ہم کچھ غور و فکر کر سکیں۔ تب وہ مردوں سے دستہ بستہ عرض کریگی۔ کہ مہربانی کرکے ان دھندوں (کھانا پکانے۔ بچوں کو دودھ پلانے اور ان کی حفاظت و پرورش وغیرہ) کے لئے نوکر رکھئے۔ اور ہمیں قومی کاموں میں حصہ لینے کے لئے فارغ کیجئے۔ اب بتلایئے! کہ مرد بیچارہ کونسی "نص" پیش کرکے اپنی تعلیم یافتہ اور حق نمائندگی کی موید بیوی کو قائل کر سکیگا کہ میں غریب ہوں۔ نوکر رکھنے کی ہمت نہیں۔ اور کہ گھر کا کام کاج کرنا تمہارے ہی فرائض میں سے ہے پس یہ پہلی مشکل ہو گی۔ جو عورتوں کو ان کے گھروں یعنی ان کے دائرہ عمل سے نکالنے پر پیش آئے گی۔

(۲) اور اگر کوئی مرد عورت کی خوش قسمتی سے مالدار ہوگا تو وہ نوکر تو رکھ لیگا۔ لیکن بچوں کی تربیت اور ان کی نگرانی پھر ویسی ہی ہو گی جیسی کہ غیروں اور نوکروں کے ہاتھ سے ہوا کرتی ہے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ اس طرح اپنی آئندہ نسل کو نااہل اور نا ترس نوکروں کے رحم پر چھوڑ کر ان کے اخلاق ان کے قوم کے لئے بہترین اور مفید ترین وجود بننے کی امید سے ہی نہیں بلکہ انکی روحانیت سے بھی ہاتھ دھونے پڑینگے۔ آہ کیا ڈراونا اور بھیانک نظارہ ہوگا۔ کہ مائیں تو سیاسیات اور قومی معاملات میں الجھی ہوئی ہونگی۔ اور ان کے بچے اور قوم کے نونہال اپنی ماؤں کے جیتے جی شفقت مادری سے محروم ہو کر بے رحم نوکروں یا نوکرانیوں کے رحم پر ہونگے۔

(۳) قوم کی نمائندگی کرنے والی بیبیاں اسی پر بس نہ کریں گی بلکہ اس کے بعد وہ حمل کی پابندیوں اور ولادت کی تکالیف سے بھی بچنے کی کوشش کریگی۔ تاکہ آزادی کے ساتھ امور ملکی اور انتظامی میں مردوں کے دوش بدوش چل سکیں۔ پس یہ تیسری مشکل ہے۔ جس سے ایک نہ ایک دن مردوں کو لازماً دوچار ہونا پڑے گا۔

(۴) بے شک غیر محرم عورت کی آواز سننا جائز ہے۔ لیکن مجالس شوریٰ میں جس طور پر گفتگو اور بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع ہو جایا کرتا ہے۔ وہ خطرہ سے خالی نہیں۔ آپ موجودہ مجالس شوریٰ میں شریک ہونے والے مردوں اور عورتوں کے دائماً رہنے کی توقع نہیں کر سکتے۔ مرور زمانہ سے حالات تبدیل ہوتے رہینگے۔ پس وقت نظر سے ان ممکن الوقوع نتائج پر غور کریں جو اس قسم کی مخلوط مجالس سے پیدا ہوا کرتے ہیں

یہ وہ خرابیاں اور نقائص ہیں جن کی طرف مینے مختصراً اشارہ کیا ہے۔ باقی ارباب عقل و فہم سے امید ہے۔ کہ وہ اس امر پر گہری نظر سے غور فرما کر وہ کچھ دیکھ لیں گے۔ کہ جو اس قدم کے اٹھانے کے بعد جلد یا بدیر دیکھنا لازمی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کردوں۔ کہ اس قسم کے نتائج کے متعلق غور کرتے ہوئے مستقبل قریب پر ہی نظر نہ ہونی چاہئے۔ یہ اندازہ نہ کر لیا جائے۔ کہ ضرور یہ تغیرات جلد ہی ظہور پذیر ہو جائینگے۔ بلکہ ایسی باتوں پر غور کرتے وقت لمبے سے لمبا عرصہ ذہن میں رکھنا چاہئے۔

یورپ کی حالت

یورپ جو اس قسم کی باتوں کا موجد ہے۔ آج اپنے کئے پر پچھتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہاں کے بعض مدبر یہ تجویز پیش کر رہے ہیں۔ کہ لڑکیوں کے سکول اور انکے لئے کتب نصاب علیحدہ مقرر کی جائیں جن میں صرف وہی مضامین درج ہوں۔ جو امور خانہ داری سے متعلق ہوں۔ عام سیاسیات کی تعلیم بھی انہیں نہ دیجائے اور اکثر یہ برملا کہہ رہے ہیں۔ کہ ہماری خانگی اور اندرونی زندگیاں تلخ اور ناقابل برداشت ہو چکی ہیں۔ اور کہ اب ہم اس لذت اس سرور اور اس آرام و راحت سے جو ایک خاوند کو اپنے گھر میں نصیب ہونی چاہئے کلیتہً محروم ہو چکے ہیں۔ ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ جو زبان حال سے کہہ رہے ہیں۔ من نہ کردم شما حذر بکنید

احمدی خواتین سے امید

مجھے یقین ہے۔ ہماری محترم بہنیں۔ خود اس امر کا احساس کرتے ہوئے دنیا کو بتا دینگی۔ کہ آج جبکہ باقی لوگ یورپ کی رو کے آگے سر تسلیم خم کر رہے ہیں۔ احمدی جماعت کی خواتین یورپ کے زہریلے اثر سے متاثر نہیں ہو سکتیں۔ یقیناً ہماری عقل و فہیم اور تعلیمیافتہ بہنیں اس امر کو بھول نہیں سکتیں۔ کہ ہمارا نصب العین ہمارے مشن کا مقصد اور ہمارے سلسلہ کے قیام کی واحد غرض یہ ہے۔ کہ دنیا روحانیت اور باطنی پاکیزگی میں ترقی کرے۔ لوگوں میں اخلاق فاضلہ پیدا ہوں۔ اور دنیا و مافیہا کی قدر و قیمت کم ہو۔ پس تمام وہ باتیں جن سے ہماری دنیا میں تو شہرت ہو جائے اور ہم دنیاوی ترقی و عروج کے تو مالک بن جائیں۔ لیکن ان سے ہماری روحانیت۔ ہمارے تمدن اور اخلاق کو کوئی خفیف سا صدمہ بھی پہنچ جائے۔ تو ہمیں ایسی تمام باتوں سے پرہیز ہی لازم ہے۔ کیونکہ یورپ کا مطمح نظر اور ہے۔ اور ہمارے مدنظر کچھ اور۔ یورپ دنیا کا طالب اور اس کی زینت کا دلدادہ ہے۔ خواہ اس کے حصول میں اس کا دین تباہ ہو۔ اس کی روحانیت نام کو بھی نہ رہے۔ اور ہو ہی چکا ہے۔ جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن ہم خدا تعالےٰ کی رضا۔ اس سے وابستگی۔ اور اپنے باطن کی صفائی چاہتے ہیں۔ خواہ ہمیں اس کے لئے کس قدر قربانی کرنی پڑے۔

عورت کیلئے حقیقی عزت کا مقام

میں پھر اس حقیقت کا اظہار کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مسلم خواتین کے مجلس مشاورت میں بطور نمائندہ شریک ہونے کے خلاف آواز اٹھانے سے ہم ان کی توہین و تحقیر کے مرتکب نہیں ہو رہے۔ بلکہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مرد و عورت بنائے دنیا کے دو ستون ہیں۔ اور ایک کی عدم موجودگی کارخانہ دنیا کو درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ ایک ایسا جوڑا ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا محتاج ہے۔ مرد بغیر عورت کے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اور عورت بغیر مرد کے بسر اوقات نہیں کر سکتی۔ ھن لباس لکم و انتم لباس لھن۔ ہاں ہم انہیں اس حقیقی عزت کے مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ جہاں انہیں بانی اسلام علیہ السلام نے کھڑا کیا۔ یعنی یہ کہ وہ اپنے گھروں کو سنبھالیں۔ اور یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ بلکہ بہت بڑا کام ہے۔ اور نظر حقیقت سے دیکھا جائے۔ تو مردوں پر ایک احسان عظیم ہے۔ کہ ان کے قائم مقام بننے والے افراد کی زندگیاں انہیں کے ہاتھوں سدھرتی ہیں الجنۃ تحت اقدام الامھات۔ مائیں بچوں کو خدا کا مقرب اور جنت الفردوس کا وارث بنا سکتی ہیں اپنے جنس کے لئے مفید ترین اور نفع رساں وجود اور قوم کے لئے مایہ ناز ہستیاں بنا سکتی ہیں۔ پس وہ اس مہتم بالشان فرض کو سنبھالیں۔ کہ دراصل کسی قوم کی زندگی اور موت کا سوال انہی کی گود میں حل ہوتا ہے۔ اگر مرد سیاست اور حکومت جیسے اہم ترین کاموں کو سرانجام دینے کے اہل بنتے ہیں۔ اگر وہ دنیا کی مختلف ترقیات کے وارث بنتے ہیں۔ تو بہت حد تک اپنی ماؤں کی بدولت۔ بلکہ روحانیت میں ترقی کرنے اور اخلاق فاضلہ کی بلند ترین چوٹیوں پر چڑھنے کا تعمیری کام بھی انہی کے ہاتھوں شروع ہوتا ہے۔ خدا کے لئے اسی پہلو میں ترقی کرنے کی سعی کریں۔ اور اسے نظر انداز کرنا تو درکنار اس کا کوئی ذرا سا گوشہ بھی بے توجہی کی نظر نہ ہونے دیں۔ ورنہ وہ وقت نہایت ہی دردناک ہوگا جب بچے ماؤں کی شفقت بھری پرورش اور تربیت سے محروم رہ کر اپنے اسلاف سے آگے بڑھنے کی بجائے بالکل گر جائینگے۔

روحانیت میں مساوات

دراصل خدا کے نزدیک دنیا کی حقیقت اور اس کی قیمت ایک مرے ہوئے مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں۔ اصل چیز جو اس کی نظر میں قدر و قیمت رکھتی ہے۔ وہ روحانیت اور باطنی طہارت ہے۔ سو خدا نے اس چیز کا حصول ہو۔ وہاں اسکے ذرائع مرد و عورت ہر دو پر یکساں آسان کئے ہیں۔ اور یہی وہ حقیقی مساوات ہے۔ جس میں ہر دو نوع دوش بدوش چل سکتے اور مسابقت کر سکتے ہیں۔ پس خدا کے قرب کی راہیں سب کے لئے یکساں کھلی ہیں۔ من ذکر او انثی ...

کانگرس نگر لاہور میں دو گھنٹے

عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب کو کراچی سے جہاز پر سوار کرا کے میں واپس لاہور آیا۔ تو ضروری سمجھا۔ کہ کانگرس نگر یا لاجپت نگر کی سیر بھی کر لوں۔ چنانچہ میں ۳۰ دسمبر کی صبح کو ۱۰ بجے کانگرس نگر میں پہنچا۔ اور پورے دو گھنٹہ میں نے اسکی سیر میں صرف کئے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے تمام شہر کو دیکھا لیکن یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ تمام ضروری چیزوں کو دیکھا۔ اور نظر غائر سے دیکھا۔ راوی کے کنارے لالہ لاجپت رائے کے بت یا سمادہ کے سامنے ایک بہت بڑا خیموں کا شہر آباد کیا جا رہا ہے جو سیاسی نقطہ خیال سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلئے کہ بظاہر راوی کے کنارے کے اسی عارضی سیاسی شہر میں ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ میں اپنے مشاہدات کو بالتفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ گنجائش اور وقت اسکی اجازت نہیں دیتا۔ پس صرف اپنے تاثرات کا اظہار کرونگا۔

کام کرنے کی رُوح

سب سے پہلی بات جس نے میرے دل پر اثر کیا۔ وہ وہ سپرٹ تھی۔ جس میں وہاں کے کارکن کام کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا ہر چھوٹا بڑا ایک ہی دھن میں مگن اور بے خود ہو کر کام کر رہا تھا۔ اس بیخودی میں کسی قسم کی تکان۔ بے دلی اور بے پروائی مجھے نظر نہ آئی۔ جو شخص جس کام میں مصروف تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا۔ کہ یہ میری ذاتی تعمیر ہے۔ وہ اپنی زندگی اپنی قوم اور ملک کی زندگی کے لئے اس جدوجہد میں اپنے آپ کو واحد ذمہ وار یقین کرتا تھا یہ صرف کیفیت ہر دیکھنے والے کے دل پر ایک خاص اثر پیدا کرتی تھی۔ میں نے دیکھا۔ کہ وہاں باتوں کا نہیں۔ بلکہ ہاتھوں کا راج ہے۔

میں اسی نظارہ کو دریائے راوی کے کنارے کھڑا دیکھتا تھا۔ اور سوچتا تھا۔ کام کرنے کی اس روح کی لہر تو وادیٔ غیر ذی زرع کی سنگلاخ اور ریتلی زمین سے اٹھی تھی۔ اور اس نے دنیا میں ایک تلاطم پیدا کر دیا تھا۔ گنگا اور ٹیگس کے کناروں تک اس کا شور برپا تھا۔ مگر آج کائنات اسلامی کے مرغزاروں اور وادیوں میں خاموشی ہے۔ اور وہ قوم جسکے اسلاف نے مدینہ طیبہ کی ایک چھوٹی سی مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی قسمتوں کا فیصلہ کر دیا تھا۔ اور تصورات اور خیالات کو حقائق و واقعات کا رنگ دیدیا تھا۔ اس روح کو چھوڑ رہی ہے۔ قرآن مجید کی سورہ نازعات میں اس نقشہ کو خوب بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کامیابی کے لئے کن اصول پر کام کرنا چاہیئے۔ یعنی ہر ایک شغل میں خواہ وہ دینی ہو۔ یا دنیوی کامل مجاہدہ و محنت کی ضرورت ہے۔ اور اس محنت و جفاکشی میں ایک ذوق شوق ہو۔ ذوق و شوق کی قوتیں اس محنت و مجاہدہ کی کوفت اور کلفت کو کم کر دیتی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کام میں ایک روانگی اور عشق ہو جاتی ہے۔ اور انسان پرواز کرنیوالے پرندہ کیطرح جو ہوا میں تیرتا ہے۔ اس کام میں مصروف رہتا ہے۔ اور یہ عوز و فکر اور تدبر انکو کامیابی کی منزل مقصود کو قریب کر دیتی ہے۔ اس روح کی تعلیم قرآن مجید نے دی تھی۔ اور ہمارے اسلاف نے اسی روح کی بدولت دنیا کو مسخر کر لیا تھا۔ لیکن آہ! آج ہم اس کا نظارہ دوسروں میں دیکھتے ہیں۔

میں دیر تک اس نظارہ کو دیکھا کیا۔ اور اپنی حالت پر غور کرتے ہوئے حضرت موج کا یہ شعر میری زبان سے نکل گیا۔

حالت پہ اپنی روتا ہوں دن رات صبح و شام
اسیر تلاش مجھ کو کسی نوحہ خواں کی ہے

افسران کی فرمانبرداری

دوسری بات جس نے مجھے متاثر کیا۔ وہ کارکنوں میں اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ تھا۔ میں نے ایک افسر کو دیکھا جو اپنی وضع قطع ڈیل ڈول سے کوئی ایسا شخص نہیں معلوم ہوتا تھا جس کا اثر اور رعب طبعی طور پر دوسروں پر پڑ سکے۔ آج پنڈال اور نمائش گاہ میں جانے کی ممانعت تھی۔ اسلئے کام نہایت سرعت اور جوش سے جاری تھا۔ میں نے ہر چند چاہا۔ کہ اندر جا سکوں۔ مگر ہر دروازہ پر والنٹیر نہایت ادب سے روکتے تھے۔ میں نے ڈاکٹر گوپی چند کی تلاش کی۔ کہ ان سے پاس لے سکوں۔ مگر میں ناکام رہا۔ بالآخر میں نے ڈاکٹر پرسرام صاحب پراونشل سیکرٹری کو ٹیلیفون کرنا چاہا۔ ڈاکٹر پرسرام صاحب میرے کلاس فیلو ہیں۔ اور باوجود سیاسی اختلاف رائے کے میرے دل میں انکی ذاتی شرافت اور خوش اخلاقی کی عزت ہے۔ مگر مجھے اسکا بھی موقعہ نہ ملا۔ ایک اور افسر مجھے ملے۔ اور انہوں نے میری اس تکلیف کو محسوس کر کے حکم دیا۔ کہ مجھے کانگرس نگر کی سیر کرنے دیجائے۔ یہ شخص اپنی وجاہت ظاہری کے لحاظ سے کوئی افسر نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اگر ہوتا بھی۔ تو شاید اس کا حکم ماننے میں تامل ہوتا۔ مگر اطاعت و فرمانبرداری کی روح چونکہ کام کر رہی تھی۔ اسلئے اس کے ادنیٰ اشارہ پر والنٹیروں نے مجھے ان مقامات تک جانے میں آزادی دی۔ جہاں جانیکی ممانعت ہو چکی تھی۔ میں نے اس واقعہ کو دیکھا۔ اور سوچا کہ یہ روح بھی کامیابی کی منزل کو قریب کرتی ہے۔ یہ بھی اسلامی روح ہے۔ اسلام کی عملی تعلیم عبادات تک میں یہ سبق دیتی ہے۔ کہ اگر امام نماز میں غلطی کرتا ہے۔ تو مقتدیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اسکی پیروی کریں۔ یہ امر دیگر ہے۔ کہ بعد میں سجدہ سہو کر لیا جائے لیکن اطاعت اور فرمانبرداری کا کمال یہی ہے کہ امام ہی کی اطاعت کریں۔ لیکن آج مسلمانوں کا کیا حال ہے! اول تو ان میں کوئی حقیقی لیڈر نہیں۔ (ہماری جماعت خدا کے فضل و کرم سے اس نعمت سے متمتع ہے) اور اگر ہو۔ تو اسکی اطاعت کا جُوا کوئی مسلمان اپنی گردن پر رکھنا عار اور حریت کے خلاف سمجھتا ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ کانگرس کے ورکرز میں جو افسر ہیں۔ ان میں مشیخت اور خودنمائی کا رنگ نہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ انکے ماتحت کام کرنیوالوں میں اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ ہے۔

حقیقت میں افسری اور ماتحتی ایک انتظامی رشتہ ہے۔ ورنہ انسانیت کے لحاظ سے حقیقی مساوات کا سلوک ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی افسر اپنے ماتحت کارکنوں سے محبت و اخلاص کا برتاؤ رکھتا ہی اور انکی عزت نفس کا احترام کرتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ماتحت اسکے احترام میں یا اسکے احکام کی تعمیل میں سستی کریں۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دیکھا ہے۔ کہ جب کوئی شخص آپکے پاس ملاقات کے لئے یا اپنے کسی کام کے لئے جاتا ہے۔ تو آپ اس کا احترام کرتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بظاہر یہ ایک معمولی بات ہو گی۔ لیکن انسانیت کے شرف سے اس احترام سے اخلاص اور اطاعت کی ایک نئی روح اس شخص کے اندر نفخ ہو جاتی ہے۔

غرض میں نے دیکھا۔ کہ افسروں اور ماتحتوں میں تعلقات نہایت محبت و اخلاص کے ہیں۔ وہ سب کے سب اپنے آپکو عمارت قومی کی تعمیر کے مزدور یقین کرتے ہیں۔ اور کوئی دوسرے پر اپنی فوقیت کا عملی اظہار نہیں کرتا یہ میرا مشاہدہ ہے۔ اور کچھ شک نہیں۔ دو گھنٹوں کا ہے ہو سکتا ہے۔ خودنما اور نمائش پسند افسر بھی ہوں۔ اور ماتحتوں میں ان کی اطاعت کی روح ہو لیکن میں جس قوت عمل کا مظاہرہ دیکھ چکا ہوں میں اسے پیش کرتا ہوں۔ غرض افسر اور ماتحت نہایت محبت و یکجہتی کے ساتھ مصروف عمل تھے۔

کانگرس نگر میں مسلمان

میں نے اخبارات میں پڑھا تھا۔ کہ کانگرس نگر میں مسلمان مزدوروں تک کو کام نہیں دیا گیا۔ یہ نقطہ بھی میری اس سیر میں زیر نظر تھا۔ یہ تو صحیح نہیں ہے۔ کہ مسلمان مزدور بھی نہیں ہیں۔ مجھے مسلمان مزدوروں کی صورتیں وہاں کام کرتے ہوئے نظر آئی ہیں۔ مگر مجھے یہ دیکھکر ضرور تعجب ہوا۔ کہ وہ مسلمان لیڈر جو کانگرس کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اس نگر میں کوئی ذمہ واری کا کام کرتے ہوئے نظر نہیں آئے۔

مجھکو ہمیشہ مسلمانوں کی اس پولیسی پر افسوس ہوا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کے ساتھ ایک طرف تو مقابلہ کرنے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں پھر اس مقابلہ کیلئے وہ اسی ہمت اور جوش سے میدان میں نہیں آتے۔ اور تعمیری کام کی بجائے تخریبی پہلو اختیار کرتے ہیں۔ کانگرس سے جب تم علیحدگی کا اظہار کرتے ہو۔ تو پھر کانگرس میں مزدوروں یا دوسرے کارکنوں کی اسامیاں تلاش کرنے کے کیا معنی؟

کانگرس کچھ شک نہیں۔ کہ موجودہ حالت میں نیشنل کانگرس نہیں کہلا سکتی۔ لیکن اگر تم کانگرس کا بائیکاٹ کرتے ہو۔ تو کانگرس کے ورکرز کی طرح بلکہ ان سے بڑھکر اپنی قومیت کی تعمیر اور اپنی ہستی کے بقا کے لئے سعی کرو اور ہمیشہ کے لئے اس کا فیصلہ کرو۔ کہ تمہارا طریق عمل کیا ہو گا؟

میں نے دیکھا۔ کہ جو کام وہاں ہو رہا ہے۔ وُہ علمی اور اقتصادی اصول پر ہو رہا ہے۔ ایک طرف اس کا خیال ہے۔ کہ کم سے کم روپیہ خرچ ہو۔ دوسری طرف یہ مدنظر ہے۔ کہ آنے والے مہمانوں کو ہر ممکن آرام بیسر آجائے۔ غرض کانگرس نگران ایام میں مصروفیت اور جدوجہد کی ایک دُنیا ہے اور راوی کے کنارے کھدر کے ایک بہت بڑے پنڈال میں (جو پچاس ہزار آدمیوں کے لئے بنایا گیا ہے) ہندوستان کی سیاسی قسمت کا فیصلہ اس مہینے کے آخر تک ہونے والا ہے۔

انہی ایام میں ہم قادیان میں دُنیا کی مذہبی قسمت کا فیصلہ کرنے کا عزم لے کر جمع ہونگے۔ کسی تحریک اور تعمیری پروگرام میں کامیابی کے اصول اور گُر ایک ہی ہیں۔ اس لئے ہم محض اس وجہ سے کہ ہمارا مقصد نہایت بلند اور کریڈٹ پاک ہے۔ ان اصول کو ترک کر کے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور ایک سیاسی جماعت ان اصول پر عمل کر کے اپنے مقصد کے ادنٰے یا غیر مذہبی ہونے کی وجہ سے ناکام نہیں ہو سکتی۔ کامیابی کے جو اصول ہیں۔ انہی پر عمل کر کے ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔

سیاسی نگر میں پیغام مذہب

ایک اور بات جس کا ذکر کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ وُہ یہ ہے کہ اس سیاسی نگر میں جہاں ہندوستان بھر کے بہترین سیاسی دماغ جمع ہونگے۔ جن کے مدنظر ملک اور صرف ملک ہے۔ جن میں سے اکثر مذہب کو اس راہ میں ایک روک اور ٹھوکر کا پتھر بھی سمجھتے ہیں مذہب کا پیغام بھی دیا جائے گا۔ یہ پیغام مذہب کسی مسلمان کی طرف سے نہیں۔ جو تمام دنیا کو دعوت اسلامی کے لئے مکلف ہے۔ بلکہ آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔

آریہ سماج نے اس موقعہ پر بہت بڑے پیمانہ پر آریہ سماج کے جھنڈے کے نیچے لوگوں کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ میں ان کی کوششوں کی عزت کرتا ہوں۔ اس لئے کہ ہر اہل مذہب کا فرض ہے۔ کہ وُہ اس پیغام کو دوسروں تک پہنچائے۔ جسے وُہ صداقت سمجھتا ہے۔ مگر میں مسلمانوں سے عموماً اور اپنی جماعت سے خصوصاً پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے اور پیغام اسلام پہونچانے کے لئے کیا انتظام کیا ہے؟

احمدی جماعت کانگرس کے موقعہ پر کیونکر تبلیغ کر سکتی ہے

یہ ایک سوال ہے۔ جس کا جواب میں خود نہیں دے سکتا۔ یہ ایک موقعہ ہے۔ جہاں خدا کی مخلوق بہت بڑی تعداد میں جمع ہوگی میں چاہتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دے۔ اور جس پیغام صداقت اور سماوی دعوت کی وُہ حامل ہے اسے ہندوستان کے تمام گوشوں سے آنے والے لوگوں کے کانوں تک پہونچا دے۔ ضرورت تھی۔ کہ دعوت و تبلیغ کی طرف سے قبل از وقت تحریک شائع ہو کر اسے عملی صورت دی جاتی۔ لیکن اگر یہ نہیں ہو سکا۔ تو بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔ میں اپنے دوستوں کے سامنے یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ٹیچنگز آف اسلام کی کم از کم پانچ ہزار کاپیاں اس موقعہ پر تقسیم کریں۔ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ ہزار روپیہ تک درکار ہوگا۔ یہ اتنی بڑی رقم نہیں۔ جو احمدیت کی اشاعت کے لئے جانیں تک دے دینے والی قوم کے لئے بوجھ ہو۔ پچاس آدمی اس کو پورا کر سکتے ہیں۔ بہرحال ضرورت ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ کیا جائے۔ جو لوگ کانگرس کے موقعہ پر تبلیغ واشاعت کے لئے مدد دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ وُہ صرف اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ ٹیچنگز آف اسلام کا ایک سستا ایڈیشن مکرمی سیٹھ عبداللہ بھائی نے شائع کیا ہے۔ اور عنقریب مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو کر اشاعت کا انتظام کیا جائے گا۔ اس وقت اگر ہم نے پانچ ہزار کاپیاں اس کی تقسیم کر دیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کانگرس کے اجلاس سے ہم نے فائدہ اٹھانے میں کمی نہیں کی۔ میں اب اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتا کہ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین۔ خاکسار عرفانی

نارتھ ویسٹرن ریلوے اُردو ٹائم ٹیبل

ریلوے سفر کرنے والوں کے لئے ریلوے ٹائم ٹیبل ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ لیکن سفر کرنے والوں کا بہت بڑا حصہ انگریزی میں ٹائم ٹیبل شائع ہونے کی وجہ سے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ اور طرح طرح کی مشکلات میں پڑتا تھا۔ یہ نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ مرزا عبداللہ صاحب انور ایڈورٹائزنگ کنٹریکٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے این۔ ڈبلیو۔ آر کا وُہ ٹائم ٹیبل جو یکم ستمبر سے زیر عمل میں اُردو میں شائع کر کے اُردو دان طبقہ کے لئے بہت سہولت پیدا کر دی ہے۔ اور قیمت بھی بالکل واجبی یعنی ۸؍ رکھی ہے اُردو پڑھے لکھے اصحاب کو ضرور اس سے مستفیض ہونا چاہیئے۔ گاڑیوں کے اوقات کے علاوہ اور بھی کئی قسم کی ریلوے کے متعلق واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ اُردو ٹائم ٹیبل حسب ذیل پتہ سے منگایا جائے۔ دو آنے محصول ڈاک کے ملا کر ۱۰؍ کے ٹکٹ بھیج کر حسب ذیل پتہ سے منگایا جائے۔

"تجارت آفس میکلوڈن روڈ لاہور"

تحفۃ النصاریٰ

اس نام سے چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ پاکپٹن کی ایک تصنیف منشی فخر الدین صاحب ملتانی مالک احمدیہ کتاب گھر قادیان نے حال میں شائع کی ہے جس میں عیسائیت کے اہم مسائل کے متعلق سیر کن بحث کی گئی ہے کلمۃ اللہ۔ پیدائش مسیح۔ روح القدس۔ ابنیت مسیح۔ بشریت مسیح۔ تثلیث رسالت مسیح۔ تعلیم مسیح۔ صلیب مسیح۔ کفارہ۔ رحم بلا مبادلہ کے متعلق بائیبل سے حوالے پیش کر کے ان پر زبردست تنقید کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی اسلامی تعلیم پیش کی گئی ہے۔ ہر ایک بات نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ لکھی گئی ہے اور ایسی طرز سے قطعی پرہیز کیا گیا ہے جس میں دلآزاری پائی جاتی ہو۔ ہم قابل مصنف کو اس مفید تصنیف پر مبارکباد کہتے اور ناظرین سے گذارش کرتے ہیں کہ اس کی قدردانی کریں۔ کتاب ۲۰×۲۶/۸ سائز کے ۱۷۰ صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ کتاب گھر قادیان سے طلب کیجئے۔

جواب مباہلہ نمبر دوم

اس نام کا ایک ٹریکٹ جلسہ سالانہ پر شائع ہوگا۔ الفضل سائز کے ۲۰ صفحات ہونگے۔ انشاء اللہ۔ جس میں مستریوں کی شرارتوں کا اظہار۔ مُباہلہ کے ڈھونگ کی حقیقت "پیغامی محقق" کے اعتراضات کا دندان شکن جواب، دعوت مباہلہ وغیرہ وغیرہ دلچسپ مضامین مندرج ہیں۔ امید ہے۔ احباب اس ضروری رسالہ کو بکثرت خرید کر شائع کریں گے۔ جس جگہ اخبار مباہلہ جاتا ہے۔ وہاں کے لئے یہ ٹریکٹ تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت نہایت واجبی ۱؍ فی پرچہ۔ ۴؍ فی سینکڑہ ملنے کا پتہ:۔ منیجر صاحب احمدیہ بکڈپو تالیف واشاعت قادیان

قادیان میں جہازی سفر کی کمپنی

ہالینڈ کی نومسلمہ خاتون مس شارلاٹ بڈ صاحبہ (جن کا موجودہ نام مسز ہدایت صادق ہے) جب سے کہ وہ قادیان آئی ہیں بعض دینی خدمات میں حصہ لیتی ہیں۔ ڈچ زبان کے پڑھانے کے لئے انہوں نے ایک مدرسہ کھولا ہوا ہے۔ جس میں کئی ایک سماٹری طلباء اپنے ملک کے حکام کی زبان سیکھ رہے ہیں۔ اب انہوں نے ایک جہازی دفتر بنام انڈین میسیج کمپنی قادیان میں قائم کیا ہے۔ جہاں سے ولایت اور دیگر ممالک غیر جانے والے اصحاب جہاز کا ٹکٹ خرید کر سکینگے۔ غالباً یہ پہلی ایسی کمپنی ہے۔ جو ایک مسلمان نے ہندوستان میں قائم کی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ سب دوستوں کو جو ولایت اور دیگر ممالک غیر کو جانیوالے ہوں۔ تحریک کریں۔ کہ وُہ اپنا ٹکٹ اس کمپنی کے ذریعہ سے خرید کریں۔

نظارت صیغہ تالیف و تصنیف کا ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ قادیان میں صیغہ ہذا کے ماتحت ایک لائبریری قائم کی گئی ہے جس میں ہر فن اور ہر قسم کی کتب مہیا کرنے کے علاوہ یہ بھی مقصد ہے۔ کہ ایسی کتب کا ریکارڈ بھی محفوظ رکھا جائے جو اسلام یا سلسلہ احمدیہ کے دشمنوں نے وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہتے ہیں۔ اسلئے جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب کو اگر ایسی کتب مل سکیں یا جس قسم کی کوئی کتاب لائبریری کو عطا فرمانا چاہیں۔ تو ضرور ہمراہ لیتے آئیں۔ کتابیں معہ نام معطیٰ کے رجسٹر میں شکریہ سے درج کی جائیں۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

خاص رعایت

ہفت روزہ "تنویر لاہور" کی تمام ایوروید ک ادویات ۲۰ دسمبر ۱۹۲۹ء سے ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء تک ۱/۴ قیمت پر ملینگی۔ ضرورتمند اصحاب فائدہ اٹھائیں۔

ایام جلسہ میں زمینوں کی قیمت میں رعایت

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ایام جلسہ کے لئے قادیان کی سب اراضیات کی قیمت میں دس فیصدی کی رعایت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یعنی جو زمین معمولی طور پر چارسو (۴۰۰) روپیہ فی کنال کے حساب سے فروخت کیجاتی ہے۔ وہ ایام جلسہ میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) فی کنال کے حساب سے دیجائیگی۔ و علیٰ ہذا القیاس یہ رعایت ۶ر دسمبر ۲۹ء سے شروع ہو کر ۳ر جنوری ۳۰ء تک رہیگی۔ اور صرف ان احباب کو دیجائیگی جو نقد قیمت ادا کرینگے۔ فقط

المعلن

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ قادیان

جلسہ سالانہ پر بہترین گھڑیوں کے نمونے

ایام جلسہ میں صبح کے وقت کچھ دیر احباب کو موقعہ ملیگا۔ کہ وہ احمدیہ بازار میں مفید ترین گھڑیوں کے نمونے ملاحظہ فرما کر گھڑی حاصل کرلیں۔ بغرض آگاہی جلسہ پر تشریف لانے والے احباب کیلئے چند نمونے درج ذیل ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے۔ کہ ان گھڑیوں کے خریدار فائدہ میں رہینگے۔ کیونکہ یہ گھڑیاں ویسٹ اینڈ واچ کمپنی کی ہر لحاظ سے مد مقابل ہیں۔ اور قیمت قریباً نصف۔ پس اس سے بہتر مشورہ اور کیا ہوگا۔ کیا ان کے مقابلہ میں اب بھی کوئی سمجھدار چار پانچ روپیہ کی نمائشی گھڑی خریدیگا:

نمبر شمار	تعریف گھڑی	نکل کیس	چاندی	رولڈ گولڈ
۱	ویسٹ اینڈ کوئین اینی کے مطابق	۱۱	۔	۱۴
۲	" رسلیدار کے مطابق	۱۱ و ۱۱	۱۳	۱۵
۳	" کیپ سیک کے مطابق	۱۱ و ۱۱	۱۳	۱۵
۴	جیبی میچلیس کے مطابق ۱۵ جوئل	۱۱	۱۳	

نوٹ

آیندہ صرف ان گھڑیوں کی درستی کیجائیگی جو ہم سے خریدی گئی ہونگی۔ چاہیئے۔ کہ گھڑیوں کی بہت حفاظت کریں۔

نوٹ

پرانی مرمت شدہ گھڑیاں جلسہ پر یاد فرما کر احباب ہم سے لے لیں۔ اور جو خدمت ہمارے لائق ہو۔ فرمادیں۔

المشتہر

حافظ سخاوت علی پروپرائٹر

احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

ایک دہریہ اور ختم نبوت

ایک دیوبندی مولوی سے میرا ختم نبوت پر مباحثہ ہوا۔ مگر جو مولویصاحب کو غصہ آگیا۔ اور تھوڑی سی دیر میں ان کے منہ میں جھاگ آگئے۔ کافر دجال زندیق ملحد کہنے لگے۔ چونکہ ہم ریل میں سفر کر رہے تھے۔ ہمارے پاس ایک نہایت معزز رئیس اور ذی علم مگر دہریہ صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے مولوی صاحب کو اپنی طرف مخاطب کر کے خود ختم نبوت پر مباحثہ شروع کر دیا۔ مولویصاحب کو اس ہندو دہریہ کے مقابلہ میں اسقدر کھلی شکست ہوئی۔ کہ ہمارے ساتھ کے غیر احمدی مسلمانوں کو بھی ان الفاظ میں اعتراف کرنا پڑا۔ کہ اگر یہ صحیح ہے کہ رسول کریمؐ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے۔ تو اب کوئی وجہ نہیں کہ انبیاء کا دروازہ بند ہوجائے جبکہ رسول کریمؐ بھی حضرت ابراہیمؑ کا ہی مذہب پیش کرتے رہے۔ گو یہ مباحثہ محض عقلی دلائل پر مبنی ہے۔ مگر اسقدر عجیب و غریب ہے کہ ہر شخص جو عقل و فہم رکھتا ہے۔ اس مباحثہ کو سنکر نبوت کا دروازہ کھلا ہونیکا قائل ہوجاتا ہے۔ میں نے اس مباحثہ کو اپنے الفاظوں میں نقل کر کے اپنی کتاب قول سدید میں درج کر دیا ہے جو اسقدر بصیرت افروز اور سبق آموز ہے کہ انسان اسکو پڑھکر حیرت میں رہجاتا ہے۔ آپ بھی اسکو منگوائیے۔ اور مطالعہ فرمائیے۔ اگر ناپسند ہو۔ تو واپس کر کے اپنی قیمت منگوالیجئے۔ اسکے بےنظیر ہونیکی یہ کافی ضمانت ہے۔ اگر اب بھی آپ نہ منگوائیں۔ تو آپکی قسمت۔

دیوبند کا خاتمہ:۔ الامان۔ الجمیعۃ۔ زمیندار۔ اہلحدیث وغیرہ اخبارات میں میں نے ایک اشتہار دیکھا۔ اس اشتہار کی سرخی "مرزائیت کا خاتمہ" تھی۔ اسکے نیچے لکھا ہوا تھا کہ مولوی محمد شفیع مہتمم دارالتدریس و الافتاء دیوبند نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جسمیں ایک سو آیت اور دو سو دس احادیث سے ختم نبوت پر بحث کر کے مرزائیت کا خاتمہ کر دیا ہے میں نے اس کتاب کا جواب ایسا لکھا ہے کہ اسکو پڑھکر آپ بھی فرمادینگے۔ کہ فی الواقع مرزائیت تو زندہ ہوگئی ہے مگر دیوبندی عقیدے کا خاتمہ ہو کر اس ریت کے قلعہ میں گیس بھر دیا ہے۔ اس کتاب کا نام قول سدید ہے۔ جسمیں مذکورہ بالا دہریہ صاحب کا ختم نبوت پر مباحثہ اور دیوبندی کتاب کا مکمل جواب ہے جسمیں ڈھائی سو احادیث اور ساڑھے پانچ سو آیات سے نہایت سیر کن بحث کی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد:۔ ۱۹۲۸ء کے سالانہ جلسہ میں تیس ہزار کے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے میری اس کتاب کی خریداری کیطرف توجہ دلائی۔ بلکہ زوردار الفاظ میں سفارش فرمائی ہے۔ میرے آقا و مولا کی اس قدردانی کے علاوہ دنیا کی سب سے بڑی علم نواز لندن کی لائبریری نے ڈپٹی کمشنر دہلی کی معرفت اپنی لائبریری کیواسطے ایک جلد اس کتاب کی منگوا کر میری کتاب کے پُرمغز ہونے پر مہر تصدیق کر دی۔

لندن تک دھوم مچ گئی:۔ جس کتاب کی لندن تک خبر ہوگئی۔ اور دشمن کے کیمپ میں جس کتاب نے تہلکہ مچادیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بھی توجہ دلائی۔ مگر آپنے ابھی تک اس کتاب کو نہ منگوایا۔ اس کتاب پر تیس ہزار روپیہ بھی انعام مقرر ہے۔ اسلئے نبوت کے منکروں کے گھروں میں اسنے صف ماتم بچھادی ہے۔ اور آپکو ابھی تک خبر ہی نہیں۔ یاد رکھیئے جسطرح میری کتاب محقق اور کتاب بکذا اور نکا انجام ختم ہوگئی۔ اور اب کسی قیمت میں بھی نہیں ملتیں۔ باوجودیکہ لوگ چارگنی قیمت تک دیکر لینا چاہتے ہیں۔ اسی طرح یہ کتاب بھی بہت جلد فروخت ہوجائیگی۔ اور آپ کف افسوس ملتے رہجائینگے۔ اسلئے آج ہی منگوا لیجئے۔

قیمت ۱۲ محصولڈاک ۶ بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجنے والوں کو محصول معاف۔ المشتہر

محقق دہلوی ڈاکٹر شفیع احمد۔ ایڈیٹر۔ ڈیلی چاندنی چوک دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
کا
خاص ارشاد
جماعت احمدیہ کے نام

برادران جماعت احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میاں فخر الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی **تفسیر قرآن** مختلف کتب سے اکٹھی کر کے شائع کر رہے ہیں۔ یہ کام نہایت مفید اور بابرکت ہے مگر افسوس ہے کہ اس وقت تک احباب نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی جس کی وجہ سے وہ ادھورا رہ گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ میں بھی انشاء اللہ پانچ جلدیں اس کتاب کی جوں جوں چھپتی جائیں گی لیتا جاؤں گا۔ والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی
۱۷ دسمبر ۱۹۲۹ء

جس تفسیر کے متعلق حضرت ایدہ اللہ بنصرہ کا یہ فرمان واجب الاذعان ہے۔ اس کا نام

خزینۃ العرفان

ہے۔ یہ ساڑھے سولہ پارہ تک قریباً ایک ہزار صفحات میں مختلف حصص کی صورت میں چھپکر تیار ہے۔ اس کی مجموعی قیمت آٹھ روپیہ ہے۔ الگ الگ قیمت بہ تفصیل ذیل اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ ششم کل میزان [illegible]

اگلے حصوں کی خریداری کے لئے ایک روپیہ بطور پیشگی جمع کرنا ضروری ہے۔ جو آخری حصہ میں وضع کر دیا جاوے گا۔
حضرت ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کی تعمیل کرنے والے احباب دوگنے ثواب کے مستحق ٹھہریں گے

کتاب گھر قادیان

حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ
کی
نادر یادگار

شمائل شریف مترجم اس میں حضرت حافظ صاحب کی مختلف ضروری مضامین پر آیات قرآنی کی فہرست طیار کردہ اور قرآن کریم کے احکام فہرست مضامین۔ مقطعات کا حل۔ تفسیر کے اصول درج کئے گئے ہیں۔ ترجمہ سلیس۔ عام فہم۔ مجلد سنہری کپڑے کی۔ پہلے اس کی قیمت [illegible] تھی۔ اب اس کی اشاعت بکثرت کے لئے صرف [illegible] کر دی ہے۔

قرآن مجید بطرز آسان مترجم بڑی تقطیع پر جلی قلم بطرز یسرنا القرآن حضرت حافظ صاحب مرحوم کا ترجمہ درج کیا ہوا کہ مبتدی اور منتہی یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سفید کاغذ کے صرف پچاس ساٹھ نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ اس کی رعایتی قیمت للعہ اور مصری کاغذ کی قیمت [illegible] تھوڑی تعداد باقی ہے۔ احباب جلد خرید لیں۔

مباحثہ شیعہ و سنی یہ وہ معرکۃ الآرا مباحثہ ہے جو حضرت حافظ صاحب مرحوم نے جلال پور جٹاں میں نہایت کامیابی کے ساتھ کئی ہزار کے مجمع میں سرانجام دیا۔ شیعوں کے اہم بنیادی اصولوں اور اعتراضوں پر سیر کن بحث ہے۔ اس کی قیمت ۶ تھی اب ۴ کر دی گئی ہے۔

مباحثہ وفات مسیح جو حضرت حافظ صاحب نے مالابار کے علاقہ میں ایک غیر احمدی مناظر کے ساتھ کیا۔ قیمت صرف [illegible]

اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے حضرت حافظ صاحب کا شاندار لیکچر جو آپ نے حیدر آباد میں دیا۔ قیمت رعایتی ۲

پارہ اول مترجم
مع تفسیری نوٹ

چھوٹی تقطیع پر دو ترجمے ایک لفظی دوسرا بامحاورہ درج ہے [illegible] پر حضرت حافظ صاحب کے مرتب کئے ہوئے نوٹ درج [illegible] قیمت صرف ۲

صرف ایام جلسہ کیلئے نئی کتابوں میں رعایت بھی اور انعام بھی

نقد قیمت پر — نقد قیمت پر

اگرچہ کتاب گھر بوجہ اپنی غیر معمولی مالی مشکلات کے کوئی نئی کتاب چھپوانے کے قابل نہیں رہا تاہم دنیا بامید قائم کی بنا پر مزید مشکلات میں پڑ کر ذیل کی نادر اور نایاب اور دلچسپ رسائل اور کتابیں نہایت خوبصورت طرز پر چھپوانے کی جرأت کی ہے۔ امید ہے کہ احباب میری اس ناچیز محنت کی قدر دانی کر کے حوصلہ افزائی کرینگے۔ اور جن دوستوں کے ذمہ سالہا سال سے کتاب گھر کا قرضہ چلا آتا ہے۔ وہ اس جلسہ پر ضرور ادا کر کے مشکور فرمائیں گے۔ ورنہ اب پانی ناک تک آگیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کوشش کرینگے کہ اس جلسہ پر کتاب گھر سے نقد قیمت پر کتب خریدیں۔ کتب کی قیمت میں اول تو بہ نسبت پہلے کے خاص رعایت ہی کر دی گئی ہے۔ دوسرے مزید رعایت یہ بھی ہے۔ کہ جو احباب ان جدید کتب میں سے ۲ روپیہ یا ۲ روپیہ سے زائد کی کتب خریدیں گے۔ ان کو بطور انعام ایک شاندار سنہری احمدیہ کلنڈر سنہ ۱۹۳۰ء نذر کیا جاوے گا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالےٰ کی دو نادر تصانیف

وفات مسیح پر مکمل اور مفصل مضمون — الحجۃ البالغہ

وفات مسیح پر بجز اس رسالہ کے اور کوئی ایسا مکمل رسالہ سلسلہ احمدیہ میں نہیں جو کسی متلاشی حق کی تبلیغ کے کام آسکے۔ حضرت مؤلف موصوف نے نئی اور نوتعلیم یافتہ طبقہ کی ذہنیت کو ملحوظ خاطر رکھکر پورے زور اور جوش سے اس اہم مسئلہ پر ہر پہلو سے روشنی ڈالی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ثابت کیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت ۶ر تھی اب صرف ...

تبلیغ ہدایت

جو تبلیغ احمدیت کیلئے بہترین ذریعہ ہے۔ ہر متنازعہ فیہ مسئلہ پر نہایت خوبصورت اور دلآویز طریق پر بحث کی گئی ہے۔ بالخصوص نو تعلیم یافتہ طبقہ کے مطالعہ کیلئے نہایت موزوں ہے۔ مسئلہ ختم نبوت۔ صداقت مسیح موعود۔ نشانات مسیح موعود۔ وفات حیات پر مختصر مگر مدلل اور ضروری بحث۔ جذبات کو حقیقی اور درد بھرے الفاظ میں اپیل۔ غرضیکہ حق و حکمت کو ذہن نشین کرنیکا حتی الامکان کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت پہلے ۱۲ر تھی۔ مگر اب ۸ر کر دی ہے اور کاغذ قسم دوم ۱۲ر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دو پر معارف تقریریں

ذکر الٰہی و قبولیت دعا کے طریقے

جیبی تقطیع پر

یہ ہر دو عرفان بھری تقریریں کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ اس کی مقبولیت عامہ اور اہمیت خاصہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ دوستوں کے بلا اصرار پر تیسری مرتبہ شائع ہو رہی ہے۔ اب کی مرتبہ ان ہر دو تقریروں کو الگ الگ شائع کرنیکی بجائے اکٹھا شائع کیا گیا ہے۔ اور جلد کپڑے کی سنہری نہایت خوبصورت کر کے بنوائی گئی ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت پہلے سے کم کی گئی ہے۔ یعنی بے جلد کی ۵ر اور مجلد کی ۸ر

جیبی حمائل شریف مجلد سنہری ٹمن دار

چھوٹی سے چھوٹی سائز یعنی ۵×۳ انچ پر نہایت واضح طور پر تمام قرآن شریف درج ہے۔ سفر و حضر میں یکساں کار آمد ہے۔ آیات کے نمبر بھی دئے گئے ہیں۔ صداقت قرآن اور ہستی باری تعالےٰ پر دلائل کی آیات کی فہرست بھی درج ہے۔ جلد نہایت خوبصورت قیمت صرف عہ

ٹیچنگ آف اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر لاہور کا انگریزی ترجمہ کا سستا ایڈیشن

پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ اب یہ اشاعت عام کی غرض کو مدنظر رکھکر سستا چھپوایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۱۰ر بے جلد ۶ر

مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی

مؤلفہ

مولوی غلام احمد صاحب بدوملوی

اب بار دوم دوستوں کے اصرار پر چھپوائی گئی ہے۔ اس کے ساتھ مزید ایک بیش بہا اضافہ مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری کا مضمون ہے۔ جو اسی موضوع پر اپنے رنگ میں نہایت مدلل اور مکمل ہو۔ مگر قیمت وہی سابقہ یعنی صرف ۳ر

احمدی ماں کی میٹھی لوریاں

مؤلفہ ... صاحب

چھوٹے بچوں کو سلانے چپ کرانے کھلانے اور بہلانے کیلئے مائیں بچوں کو طرح طرح کی لوریاں دیتی ہیں۔ سو اس فطرتی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے یہ خوشنما اور میٹھی میٹھی لوریاں تصنیف کی گئی ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ

دعوتی کارڈ اور لفافے

عام طور پر ضیافتوں اور پارٹیوں وغیرہ میں مہمانوں کو بلانے کے لئے اور انتظام دعوت کو قائم رکھنے کے لئے دعوتی کارڈوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ سو اس ضرورت کو محسوس کر کے یہ سنہری کارڈ چھپوائے گئے ہیں۔ جس میں وقت بمقام۔ تاریخ وغیرہ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ قیمت فی سیکڑہ ۱۲ر۔ لفافے خوشنما رنگدار ۱۲ر فی سیکڑہ

فلسفہ فلاسفر ہر سہ حصہ مکمل

فلاسفر صاحب کے مذہبی لطائف و ظرائف سے جماعت کا کثیر حصہ واقف ہے۔ افادہ عام کی خاطر ان کے تمام لطائف جو پہلے حصہ اول و دوم کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ اور لطیفے بھی حاصل کر کے درج کئے گئے ہیں۔ اور قیمت صرف ۳ر

ایک زبردست صلیب شکن تصنیف — تحفۃ النصاریٰ

جس کی اشاعت کا اعلان قریباً سال بھر سے کیا جا چکا ہے۔ آخر اب چھپکر طیار ہو گئی۔ اس میں ساڑھے تیرہ سو دلائل اور حوالجات بائیبل قرآن و انجیل کے ذریعہ یسوع مسیح کی الوہیت۔ ابنیت کا بیخ و بنیاد سے استیصال کیا گیا ہے۔ یسوع مسیح کے تمام ایسے امور جن کو خصوصیت قرار دیکر خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیا جاتا ہے۔ نہایت بسط و شرح سے منقولی و معقولی رنگ میں حل کر کے غلط ثابت کیا گیا ہے۔ کہ وہ کوئی خصوصی امور نہیں۔ بجز صلیب مسیح۔ بشریت۔ روح القدس۔ تعلیم مسیح۔ کلمۃ اللہ۔ رسالت مسیح۔ کفارہ۔ رحم بلا مبادلہ۔ مسیح ابن باپ۔ انجیل خدا کا کلام نہیں۔ اختلافات انجیل پر نہایت سیر کن بحث کی گئی ہے۔ یقیناً یہ کتاب عیسائی کیمپ میں کھلبلی مچا دینے والی ہوگی۔ صلیب شکنی کیلئے لاریب یہ زبردست بمبک کا گولہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

تبلیغی کلنڈر سنہ ۱۹۳۰ء

چار رنگوں میں سنہری خوشنما۔ اپنی طرز کا بے نظیر۔ ہر دو اسلامی و عیسوی تاریخیں رنگ مختلف۔ درمیان میں حضرت صاحب کا الہام رب کل شیء خادمک اور اوپر حضرت صاحب کا شعر۔ ایک حدیث قدسی جس کا ہر لحظہ سامنے رہنا از بس ضروری اور مفید ہے۔ چاروں کونوں پر چار آیتیں جیسی محمد۔ احمد۔ نوح۔ محمود۔ آیتوں کا حصہ ہیں۔ فہرست تعطیلات کی تاریخیں الگ ہیں۔ نہایت خوبصورت دلکش طریق پر سر کلنڈر کو سجایا گیا ہے۔ پوری کیفیت دیکھنے سے معلوم ہوگی۔ قیمت صرف ۴ر

کتاب گھر قادیان

نمبر ۱۰ جلد ۱۷ — ضمیمہ اخبار الفضل قادیان۔ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۹ء

عیسائیت کی تردید میں ایک زبردست اور صلیب شکن تصنیف

تحفۃ النصاریٰ

ساڑھے تیرہ سو دلائل اور حوالجات کا بیش بہا خزانہ

یہ وہ زبردست تصنیف ہے جس کی سال بھر سے شہرت ہو رہی ہے۔ اس میں مصنف موصوف نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے بائیبل اور قرآن کریم کے سینکڑوں حوالجات کے ذریعہ عیسائیت کے تمام بنیادی اصولوں کا تار و پود اکھیڑ دیا ہے۔ ممکن ہے کہ زیادہ تعریف اشتہاری مبالغہ سمجھی جاوے۔ اس لئے سلسلہ احمدیہ کے تین ایسی معزز مستند ہستیوں کی شہادت ذیل میں درج کی جاتی ہے جو کہ بلحاظ عیسائیت کے متعلق معلومات کے اور بلحاظ اپنے علم و فضل اور اہل قلم ہونے کے سلسلہ احمدیہ میں ایک خاص حیثیت رکھتے ہیں۔

مخدومی و مکرمی حضرت مولوی شیر علی صاحب

تحریر فرماتے ہیں:-

میں نے کتاب تحفۃ النصاریٰ کو بعض مقامات سے دیکھا ہے اور اسکو بہت مفید پایا ہے۔ مسیحی صاحبان کے ساتھ مسلمانوں کو جو مباحثات پیش آتے ہیں۔ ان سب کو کافی مصالح جمع کیا گیا ہے۔ ہر ایک مضمون پر تفصیل سے مگر اختصار کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ قرآن شریف اور بائیبل میں سے کثرت سے حوالجات دیئے گئے ہیں۔ قابل مصنف نے بہت محنت اٹھا کر ... کے مبلغین کے لئے گویا ایک مفید ریفرنس بک تیار کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے کتابت اور چھپوائی بھی قابل تعریف ہیں۔

خاکسار شیر علی عفی عنہ
۱۶ دسمبر ۱۹۲۹ء

مخدومی و مکرمی حضرت مفتی محمد صادق صاحب

رقم فرماتے ہیں:-

مکرم اخویم چودھری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ نے رد عیسائیت میں ایک کتاب بنام تحفۃ النصاریٰ شائع کی ہے۔ جس میں موجودہ عیسائیت کے غلط عقائد متعلق کفارہ۔ تثلیث۔ الوہیت۔ یسوع وغیرہ کا جھوٹا ہونا خود عیسائیوں کی مسلمہ کتب کے کثیر حوالوں کے ساتھ اور قرآنی دلائل و آیات بینات کے ساتھ نہایت واضح اور مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے۔ اس کتاب پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چوہدری صاحب عیسائیوں کے کتب مقدسہ سے پادریوں سے بھی بڑھ کر واقف ہیں۔

خاکسار
محمد صادق عفی عنہ

مکرم و معظم جناب قاضی محمد اکمل صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز

مصباح تحریر فرماتے ہیں:-

رد عیسائیت میں ایک مسکت خصم کتاب جس میں عیسائیت کے تمام اہم بنیادی اصولوں کی زبردست پیرائے میں تردید موجود ہے۔ تحفۃ النصاریٰ ہے۔ جس کو حال ہی میں جناب چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے تالیف فرمایا ہے۔

ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اس زمانہ میں کسر صلیب بالدلائل کے لئے ... ہمیں بنیادی اصول سمجھائے اور ایک ج... جس کے افراد کا فرض ہے کہ وہ حضور ... میں جہد بلیغ کرتے رہیں۔ چوہدری ص... فرض ایک حد تک پورا کر دیا ہے۔ ا... اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ خرید کر شائع کرنے والے کی حوصلہ ...

اس کتاب کی فہرست مضامین تو اتنی لمبی ہے کہ اس تمام صفحہ میں بھی شائد ہی آسکتی تاہم مختصراً بغرض اطلاع عام درج ذیل کی جاتی ہے

مضمون	تعداد دلائل	مضمون	تعداد دلائل	مضمون	تعداد دلائل	مضمون
یسوع کلمۃ اللہ نہیں	۳۴	پیدا ہوا۔ زمین و آسمان کلمہ کن		دلچسپ اور اچھوتے دلائل		ہوئے۔
...ن باپ اور کلمۃ اللہ ہے۔		سے پیدا ہوئے اور کلمۃ اللہ	۱۸۱	مسیح خدا کا بیٹا نہیں	۲۶۱	کفارہ پر مکمل بحث
...ر کلمہ کن سے پیدا ہوا ہے پھر خدا		ہیں۔ ہر شئے کلمۃ کن سے پیدا	۱۴۰	مسیح بشر ہیں	۶۳	رحم بلا مبادلہ
...یں ہو سکتا۔		ہوئی۔ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ نہایت	۴۰	تثلیث		ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ
کیونکہ		دلچسپ ہیں۔	۱۷۷	مسیح رسول تھے		موجود ہونا لازمی ہے۔
...م کلمۃ اللہ ہے۔ اور کلمہ کن سے	۸۸	روح القدس کے متعلق	۱۳۲	مسیح صلیب پر فوت نہیں		قیمت صرف ایک روپیہ

کتاب گھر قادیان